﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد15 | جمعۃ المبارک 30/مئی 2008ء | 25/ جمادی الاول 1429ہجری قمری ❁ 30/ہجرت 1387 ہجری شمسی | شمارہ 22

نماز میں سورۃ الفاتحہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی مگر اس میں اُمّ القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز ناقص رہی۔ ابوہریرہؓ سے کہا گیا کہ ہم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ دل میں پڑھ لیا کرو۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب قراءۃ الفاتحہ حدیث نمبر 598)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلّی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتّع کردے اور رُوحانی امور میں اس کی پوری پرورش کر کے دکھلاوے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سیّد و مولیٰ (اس پر ہزار سلام) اپنے افاضہ کے رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔ آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپؐ کی پیروی اور مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔

’’پس بلاشبہ خدا تعالیٰ کا حسن اور احسان جو سرچشمہ محبت کا ہے سب سے زیادہ اس پر ایمان لانا ہمارے حصّہ میں آگیا ہے اور مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں جو اس کے کمالِ حسن اور احسان کے انکاری ہیں۔ ایک طرف تو اس کی مخلوق کو اس کی صفاتِ خاصہ میں حصّہ دار ٹھہرا کر توحید باری پر دھبّہ لگاتے* اور اس کے حسن وحدانیت کی چمک کو شراکتِ غیر سے تاریکی کے ساتھ بدلتے ہیں اور پھر دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم جانتے ہیں کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں بلکہ مُردہ چراغ ہیں جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہوسکتا۔ وہ اقرار رکھتے ہیں کہ موسیٰ نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہوگئے۔ اور مسیح اسی کی پیروی تیس برس تک کر کے اور توریت کے احکام کو بجالا کر اور موسیٰؑ کی شریعت کا جوا اپنی گردن پر لے کر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کرسکی بلکہ ایک طرف تو آپ حسب آیت مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ (الاحزاب:41) اولاد نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی محروم رہے اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپ کو نصیب نہ ہوئی جو آپ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی۔ اور خدا تعالیٰ کا یہ قول وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب:41) بے معنی رہا۔ ظاہر ہے کہ زبان عرب میں لٰکِنْ کا لفظ استدراک کیلئے آتا ہے یعنی جو امر حاصل نہیں ہوسکا اس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے جس کے رُو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی مگر رُوحانی طور پر آپ کی اولاد بہت ہوگی اور آپ نبیوں کے لئے مُہر ٹھیرائے گئے ہیں۔ یعنی آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپ کی پیروی کی مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا۔ غرض اس آیت کے یہ معنے تھے جن کو اُلٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر مذمّت اور منقصت ہے۔ کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلّی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتّع کردے اور رُوحانی امور میں اس کی پوری پرورش کر کے دکھلاوے۔ اِسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لے کر خداشناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا تو نعوذ باللہ آپ کی نبوت ثابت نہیں ہوسکتی۔ مگر خدا تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں آپؐ کا نام سراج منیر رکھا ہے جو دوسروں کو روشن کرتا ہے اور اپنی روشنی کا اثر ڈال کر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں فیض روحانی نہیں تو پھر دنیا میں آپ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہوا۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ بھی دھوکا دینے والا ٹھہرا جس نے دُعا تو یہ سکھلائی کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو۔ مگر دل میں ہرگز یہ ارادہ نہیں تھا کہ یہ کمالات دیئے جائیں گے۔ بلکہ یہ ارادہ تھا کہ ہمیشہ کیلئے اندھا رکھا جائے گا۔

لیکن اے مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ کہ ایسا خیال سراسر جہالت اور نادانی ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی مُردہ مذہب ہے تو کِس قوم کو تم اس کی طرف دعوت کرسکتے ہو؟ کیا اس مذہب کی لاش جاپان لے جاؤ گے یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے؟ اور ایسا کون بے وقوف ہے جو ایسے مُردہ مذہب پر عاشق ہو جائے گا جو بمقابلہ گزشتہ مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے۔ گزشتہ مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام ہوا جیسا کہ موسیٰ کی ماں اور مریمؑ کو۔ مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ اے نادانو! اور آنکھوں کے اندھو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سیّد و مولیٰ (اس پر ہزار سلام) اپنے افاضہ کے رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گزشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہوگیا۔ اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے ہیں۔ کوئی اُن میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔ اسی لئے باوجود آپؐ کے اس فیضان کے اس اُمت کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی مسیح باہر سے آوے۔ بلکہ آپؐ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنیٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے جیسا کہ اُس نے اس عاجز کو بنایا‘‘۔

---

*’’مسلمانوں کو خاص کر اہلحدیث کو توحید کا بڑا دعویٰ تھا۔ مگر افسوس اُن پر بھی یہ مثل صادق آئی کہ ’’مچھر چھاننا اور اونٹ نگلنا‘‘۔ کیا ایسے لوگوں کو ہم موحد کہہ سکتے ہیں کہ ایک طرف تو حضرت عیسیٰ کو خدا تعالیٰ کی طرح واحد لاشریک سمجھتے ہیں۔ وہی ہے جو مع جسم عنصری آسمان پر گیا اور وہی ہے جو کسی دن مع جسم عنصری زمین پر آئیگا اور اسی نے پرندے پیدا کئے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کافروں نے قسمیں کھا کر بار بار سوال کیا کہ آپ مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ کے دکھلائیے ہم ابھی ایمان لائیں گے۔ ان کو جواب دیا گیا۔ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل:94)۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا عہد شکنی سے پاک ہے اور بموجب اس قول کے مع جسم عنصری آسمان پر نہیں جاسکتا کیونکہ یہ امر خدا کے وعدہ کے برخلاف ہے۔ وجہ یہ کہ وہ فرماتا ہے کہ قَالَ فِیْهَا تَحْیَوْنَ وَفِیْهَا تَمُوْتُوْنَ (الاعراف:26)۔ وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ (البقرۃ: 37) پس کیا ہم سمجھیں کہ حضرت عیسیٰ کو آسمان پر پہنچانے کے وقت خدا تعالیٰ کو اپنا یہ وعدہ یاد نہ رہا یا عیسیٰ بشر نہیں تھا۔ اگر عیسیٰ مع جسم عنصری آسمان پر گیا ہے تو قرآن کے بیان کے رُو سے لازم آتا ہے کہ عیسیٰ بشر نہیں تھا۔ پھر دوسری طرف ان مدّعیانِ اسلام نے دجّال کے بھی وہ صفات بیان کئے ہیں جس سے اُس کا خدا ہونا لازم آتا ہے۔ یہ توحید اور یہ دعویٰ۔ افسوس! منہ‘‘

(چشمۂ مسیحی روحانی خزائن جلد20 صفحہ387 تا 389 مطبوعہ لندن)

اداریہ

خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا مبارک آغاز

''مبارک سَو مبارک''

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد 27 رمئی 2008ء کو خلافت احمدیہ کے قیام پر سوسال پورا ہونے پر اپنے مقدس امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان روحانی قیادت میں اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالاتے ہوئے اور اس کی تسبیح وتحمید کے نغمے الاپتے ہوئے، عاجزانہ ومتضرعانہ دعائیں کرتے ہوئے اور خلافت احمدیہ کی حفاظت واستحکام کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے نئے ارادے باندھتے ہوئے خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں داخل ہورہے ہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ غیر معمولی خوشی ومسرت کے اس تاریخی اور تاریخ ساز موقع پر ہم امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو تہ دل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام کے مبارک الفاظ میں ''مبارک سو مبارک'' پیش کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس نعمت خلافت کی برکات سے کُل عالَم کو متمتع فرمائے اور خلافت احمدیہ کی زیر سیادت اسلام احمدیت کا قافلہ شاہراہ غلبۂ اسلام پر تیزی سے منزلوں پر منزلیں فتح کرتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے اور وہ وقت جلد آئے جب ساری دنیا خدا کی سچی توحید کے نُور سے منور ہو جائے۔

خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ نہایت ہی روشن اور درخشندہ اور تابناک ہے اور اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ یہ وہی خلافت حقّہ اسلامیہ ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت استخلاف میں مومنین اور اعمال صالحہ بجالانے والوں سے فرمایا ہے۔ خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ اس وعدۂ الٰہی کی حقانیت کا زبردست ثبوت ہے اور اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ آج روئے زمین پر خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ جماعت ہی وہ جماعت ہے جو ایمان اور عمل صالح کی دولت سے مالا مال ہے۔ دنیا اس پر جتنے چاہے کفر کے فتوے لگائے لیکن اس جماعت میں خلافت کا قیام اور خلافت حقّہ سے وابستہ تمام برکات وثمرات کا ظہور اس کے جماعتِ مومنین ہونے پر خدا تعالیٰ کی ایک عظیم الشان فعلی شہادت ہے۔ یہ وہ خلافت ہے جو کسی فرد، ادارے یا انجمن یا سوسائٹی یا حکومتوں کی قائم کردہ نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق قائم فرمائی ہے۔

ہاں یہ وہ خلافت ہے جس کی بشارت سید المرسلین خاتم النبیین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ کے پُرشوکت الفاظ میں دی تھی اور اس کے دائمی ہونے کا اشارہ دیا تھا۔ اس پہلو سے خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا بھی ایک زندہ اور منہ بولتا ثبوت ہے۔

ہاں ہاں یہ وہی ''قدرت ثانیہ'' ہے جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنے رسالہ ''الوصیت'' میں دی تھی اور بتایا تھا کہ ''اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''۔ اور یہ کہ ''جب مَیں مرجاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی''۔ اسی طرح آپؑ نے فرمایا تھا کہ ''مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے''۔ سو جیسا کہ مامور زمانہ نے فرمایا تھا وہ دوسری قدرت حسب وعدہ ظاہر ہوئی۔ مخالفوں کی جھوٹی خوشیاں پامال ہوئیں اور اِس وقت ہم قدرتِ ثانیہ کے پانچویں مظہر حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہورہے ہیں۔

گزشتہ سوسال میں کئی ایک اندرونی اور بیرونی فتنے اٹھے اور خلافت کو مٹانے کی مکروہ سازشیں اور منصوبے ہوئے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قائم کردہ خلافت کی حفاظت فرمائی اور دشمنوں کے علی الرغم شجرِ خلافت پھولتا، پھلتا اور پھل لاتا رہا۔ تمکنت دین کا اندرونی اور بیرونی سطح پر نہایت مستحکم نظام قائم ہوا۔ جب بھی خوف کے حالات ظاہر ہوئے خلافت کی برکت سے وہ امن میں تبدیل ہوتے رہے۔ جماعت میں نیکی اور تقویٰ اور عبادت کے قیام کے لئے نہایت ہی کامیاب پروگرام جاری وساری ہیں اور خلافت کے ذریعہ عالمی وحدت اور توحید حقیقی کے عالمی قیام کا عمل تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

غرضیکہ الٰہی تائید ونصرت کے لاتعداد نشانات سے معمور خلافت احمدیہ کا سوسالہ دَور خدا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح پاک علیہ السلام کی حقانیت، احمدیت کی صداقت اور خلافت احمدیہ کی سچائی اور اس کی عظمت پر گواہ ہے اور اسلام احمدیت کے مزید روشن تر اور تابناک مستقبل کی خوش آئند نوید دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت، عمر اور تمام مہمات دینیہ عالیہ میں بے حد برکت دے اور خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں ہمارا داخلہ اس طور پر ہو کہ اللہ کے پیار کی نظریں ہم پر پڑ رہی ہوں اور خدا کے فرشتے ہمیں اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ اٰمِنِيْنَ کی بشارتیں دے رہے ہوں۔ ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے دلی محبت وخلوص اور کامل اطاعت کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے اس وابستگی کے تمام تقاضوں کو احسن رنگ میں پورا کرتے چلے جانے والوں میں سے ہوں۔ آمین ثم آمین

(نصیر احمد قمر)

اِمامِ وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

سکون ہے قرار ہے ، دعاؤں کا حصار ہے
ہمیں بھی اُس سے پیار ہے، اُسے بھی ہم سے پیار ہے
وہ ایک شاہکار ہے
اُسی کے دم سے رونقیں اُسی سے یہ بہار ہے
امام وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

عجیب بے کلی سی تھی وہ چار دن جو دور تھا
نہ مومنوں میں بات تھی نہ بات میں سرُور تھا
یقین یہ ضرور تھا
اُسی کے دم سے رونقیں اُسی سے یہ بہار ہے
امام وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

وہ لوٹ کے جو آ گیا تو پھر ملی بہار ہے
ہر ایک دل گلاب ہے ہر ایک جاں نکھار ہے
نفس نفس قرار ہے
اُسی کے دم سے رونقیں اُسی سے یہ بہار ہے
امام وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

خدا سے یہ دعا کرو سدا یہ سائباں رہے
سدا بہار کی طرح وفا کا گلستاں رہے
چمن کا باغباں رہے
اُسی کے دم سے رونقیں اُسی سے یہ بہار ہے
امام وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

اگر وہ سوگوار ہو تو زندگی محال ہے
اگر وہ مسکرا پڑے تو ہر کوئی نہال ہے
یہ عشق بے مثال ہے
اُسی کے دم سے رونقیں اُسی سے یہ بہار ہے
امام وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

سدا وہ کامران ہو خدا سے یہ دعا کرو
خدا نے ہے چُنا جسے اُسی سے اب وفا کرو
یہ جان و دل فدا کرو
اُسی کے دم سے رونقیں اُسی سے یہ بہار ہے
امام وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

یہ جانتے ہیں آپ بھی اُسی میں آب و تاب ہے
شجر کے ساتھ جو رہے وہ شاخ کامیاب ہے
وہ سبز ہے گلاب ہے
اُسی کے دم سے رونقیں اُسی سے یہ بہار ہے
امام وقت کے لئے یہ جان بھی نثار ہے

(مبارک صدیقی۔لندن)

”چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا مقام

(پروفیسر راجا نصراللہ خاں۔ ربوہ)

{نوٹ: زیر نظر مضمون کی تیاری کے لئے خاکسار نے خاص طور پر ”حیات نور“ مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگر مل) اور ”مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین“ مرتبہ اکبر شاہ خان نجیب آبادی سے بھرپور مدد لی ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالے ”روحانی خزائن“ کی مختلف جلدوں کے مطابق درج کئے گئے ہیں۔}

حاجی الحرمین شریفین حضرت مولانا نورالدین بھیروی کو یہ شرف اور سعادت حاصل ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود و مہدیٔ مسعود کے حد درجہ مخلص و جانثار محبّ تھے اور غائت درجہ عزیز و مقرب بھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان سے آپ قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ و جانشین بنے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو یہ شرف و مرتبہ کیونکر حاصل ہوا اور آپ کس طرح اپنے ربّ کے مقرب بندے اور حضرت مسیح موعود کے پیارے مرید بن گئے۔ مختصر جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اپنے اخلاص و تقویٰ اور علم و معرفت کی بنا پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دل میں یہ تڑپ موجود تھی کہ چودھویں صدی ہجری کے پُر آشوب اور مایوس کن دَور میں ایک مُرشدِ ربّانی مل جائے جو دین حق کا حقیقی اور روشن چہرہ دکھانے والا اور اس کی حقانیت اور فتح ظاہر کرنے والا ہو اور جس کی سچی پیروی کر کے الٰہی خوشنودی اور رضا حاصل ہو جائے۔ چنانچہ حضرت مولوی نورالدینؓ نے اپنی اس دلی آرزو اور تڑپ کو ایک عربی مضمون میں واضح کیا ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفِ لطیف ”کرامات الصادقین“ کے آخری حصہ میں درج فرمایا ہے۔ متذکرہ مضمون کے چند حصوں کا اردو ترجمہ ”حیات نور“ صفحہ 109 تا 112 مختصراً پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا نورالدین نے اپنے مضمون میں تحریر فرمایا:

”مَیں نے جب سے اس زمانہ کے لوگوں کی خرابیوں کا مشاہدہ کیا اور مذاہب اور اہل مذاہب میں تغیرات دیکھے تب سے مَیں شوق رکھتا تھا اور دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ ایسا شخص دکھائے جو دینِ اسلام کی تجدید کرے اور معاندین اور شیاطین پر روحانی سنگباری کرے۔ مَیں اس خواہش کے پورا ہونے کا دلی امیدوار تھا۔“

آگے چل کر فرماتے ہیں:

”اسی اثناء میں مجھے حضرت السید الاجل اور بہت ہی بڑے علامہ اس صدی کے مجدد و مہدی الزمان مسیح دوراں اور مؤلف براہین احمدیہ کی طرف سے خوشخبری ملی میں ان کے پاس پہنچا تا کہ حقیقتِ حال کا مشاہدہ کروں...... مَیں نے فوراً اللہ تعالیٰ کے حضور لبّیک کہا...... پھر مَیں نے مہدی الزمان کی محبت کو اختیار کر لیا اور آپ کی بیعت صدق دل سے کی...... مَیں نے انہیں اپنی جائیداد اور اپنے سارے اموال پر ترجیح دی بلکہ اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور والدین اور اپنے سب عزیز و اقارب پر انہیں مقدم جانا“۔

(تحریر حضرت مولانا نورالدین مندرجہ کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد ہفتم صفحہ 149 تا 151)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کا جواب

اُدھر حضرت مسیح موعودؑ مامور کئے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور کیا دعائیں کرتے تھے ان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی روح پرور تصنیف ”آئینہ کمالات اسلام“ میں تحریر فرماتے ہیں:

”جب سے مَیں اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے مامور کیا گیا ہوں اور حیّ و قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے اور مَیں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب! میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ مَیں تنہا اور ذلیل ہوں پس جبکہ دعا کا ہاتھ پَے در پَے اٹھا اور آسمان کی فضا میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے ان مخلص دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارے میں میرے دوست ہیں اس کا نام اس کی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔“

(روحانی خزائن جلد پنجم ترجمہ از ”آئینہ کمالات اسلام“ طبع اول صفحہ 582-581 بحوالہ حیات نور صفحہ 113)

حضرت اقدس کے جلال و جمال کا اثر

حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نورالدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولین ملاقات کے لئے اوائل 1885 میں قادیان حاضر ہوئے۔ حضرت اقدسؑ کی کشش اور اپنے جذب و شوق کا خلاصہ حضرت مولانا نورالدین نے ان وجد آفریں الفاظ میں بیان کیا ہے:

”چنانچہ آپ اس وقت سیڑھیوں سے اترے تو مَیں نے دیکھتے ہی دل میں کہا کہ یہی مرزا ہے اور اس پر مَیں سارا ہی قربان ہو جاؤں“۔

(حیات نور صفحہ 116)

مصلح الدین راجیکیؒ مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

منحصر ہے اک نظر پر جان و دل کا فیصلہ
کون کرتا ہے محبت عہد و پیماں دیکھ کر

حضرت مولوی صاحب کی عیادت کے لئے جموں کا سفر

حضرت مولانا نورالدین خود بیان فرماتے ہیں:

”حکیم فضل الدین صاحب نے میری کسی بیماری میں گھبرا کر حضرت صاحب کو لکھ دیا کہ بیمار ہیں۔ حضرت صاحب بے تاب ہو کر میرے پاس جموں تشریف لے گئے وہاں حضرت صاحب نے ایک جلسہ میں فرمایا تھا کہ انبیاء علیہم السلام بھی نَاقَۃُ اللّٰہ ہوتے ہیں۔ بھلا ان کو کوئی چھیڑ تو دیکھے“۔ (”مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین“ صفحہ 192 الناشر الشرکۃ اسلامیۃ لمیٹڈ ربوہ)

عیادت کے سلسلہ میں حضرت مولانا نورالدینؓ کی خوش بختی پر جناب عبیداللہ علیم کا یہ شعر کتنا پُر لطف محسوس ہوتا ہے ؎

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے
چل کے خود آئے مسیحا کسی بیمار کے پاس

نورِ اخلاص کی طرح نام بھی نوردیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ ”فتح اسلام“ (مطبوعہ 1890) میں فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے مَیں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنے کے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام اُن کے نُورِ اخلاص کی طرح نوردین ہے مَیں اُن کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلاء کلمہ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ اُن کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے اُس کے تصّور سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب مقدرت کے ساتھ جو اُن کو میسّر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں اور میں تجربہ سے نہ صرف حُسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ اُنہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔“

(”فتح اسلام“ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 35)

اطاعت و محبت کے لئے ہمہ وقت مستعد

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دل میں اپنے محبوب آقا کی اطاعت و محبت کا کیسا جذبہ موجزن تھا اس کی ایک مثال حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل کے مندرجہ ذیل بیان سے ملتی ہے۔ حضرت میر صاحب فرماتے ہیں:

”ایک دن مَیں حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھا تھا۔ وہاں ذکر ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی دوست کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی سے کرنے کو ارشاد فرمایا۔ مگر یہ کہ وہ دوست راضی نہ ہوا۔ اتفاقاً اس وقت مرحومہ امتہ الحی صاحبہ بھی جو اس وقت بہت چھوٹی تھیں کھیلتی ہوئی سامنے آ گئیں۔ حضرت مولوی صاحب اس دوست کا ذکر سُن کر جوش سے فرمانے لگے۔ کہ مجھے تو اگر مرزا کہے کہ اپنی اس لڑکی کو نہالی (نہالی ایک مہترانی تھی جو حضرت صاحب کے گھر میں کماتی تھی) کے لڑکے کو دیدو۔ تو مَیں بغیر کسی انقباض کے فوراً دے دوں گا۔ یہ کلمہ سخت عشق و محبت کا تھا۔ مگر نتیجہ دیکھ لیں کہ بالآخر وہی لڑکی حضور علیہ السلام کی بہو بنی اور اِس شخص کی زوجیت میں آئی۔ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسن و احسان میں نظیر ہے۔“ (یعنی حضرت مصلح موعود۔ ناقل)

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ 77)

بے مثال مالی خدمات اور استقامت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف لطیف ”ازالہ اوہام“ (1891ء) میں حضرت مولانا نور الدین کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

”اُن کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے مَیں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں۔ مَیں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جان نثار پایا۔ اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر یک پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر اس سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اوّل درجہ کے نکلے۔“

پھر فرماتے ہیں:

”انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردّد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہد بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سُست اور متذبذب ہو گئے تھے۔ تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعویٰ کی تصدیق میں کہ میں ہی مسیح موعود ہوں قادیان میں میرے پاس پہنچا جس میں یہ فقرات درج تھے۔ اٰمنّا و صدقنا فا کتبنا مع الشّٰھدین“۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 521-520)

روحانی مراتب اور حسنات عطا ہونا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر اپنے وقت کے امام کو صدقِ دل سے مانا اور ان کے ساتھ ایسا عہد وفا باندھا اور اتنی قربانیاں پیش کیں کہ آپ کو ایک خاص روحانی مقام اور مرتبہ حاصل ہو گیا اور اس کے ثمرات آپ کو اس دنیا میں بھی ملے آپ کے دو رویائے صادقہ کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے:۔

(الف) آپ نے فرمایا:

”مجھ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خواب میں فرمایا کہ رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنیا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ بہت پڑھا کرو۔

(مرقاۃ صفحہ 188)

(ب) ایک اور رویا کا ذکر کرتے ہیں:

”مَیں نے ایک مرتبہ نبی کریم کو خواب میں دیکھا کہ مجھ کو کمر پر اس طرح اٹھا رکھا ہے جس طرح بچوں کو مشک بناتے ہیں پھر میرے کان میں کہا کہ تُو ہم کو محبوب ہے“۔

(مرقاۃ صفحہ 262)

فوائد بیعت میں سے ایک عظیم الشان فائدہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب نشان آسمانی (1892ء) میں تحریر فرماتے ہیں:

”مولوی حکیم نور دین صاحب اپنے اخلاص اور محبت اور صفت ایثار اور شجاعت اور سخاوت اور ہمدردی اسلام میں عجیب شان رکھتے ہیں۔ کثرت مال کے ساتھ کچھ قدر قلیل خدا تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے تو بہتوں کو دیکھا۔ مگر خود بھوکے پیاسے رہ کر اپنا عزیز مال رضائے مولیٰ میں اٹھا دینا اور اپنے لئے دنیا میں سے کچھ نہ بنانا۔ یہ صفت کامل طور پر مولوی صاحب موصوف میں ہی دیکھی یا ان میں جن کے دلوں پر ان کی صحبت کا اثر ہے۔“

پھر فرمایا: ”خدا تعالیٰ اس خصلت اور ہمت کے آدمی اس امت میں زیادہ سے زیادہ کرے۔ آمین ثم آمین“

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

(نشان آسمانی روحانی خزائن جلد چہارم صفحہ 407)

شانِ استغناء و جذبۂ شکر گزاری

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:

''مَیں نے ایک مرتبہ کسی کا علاج کیا ایک بڑھیا نے نذرانہ میں مجھ کو سکھوں کے وقت کا تانبے کا ایک پیسہ دیا۔ مَیں نے نہایت خوشی اور شکر گزاری کے ساتھ لے لیا اور اپنے دل میں سوچا کہ میں اس کو خدا کے نام پر کسی کو دے دوں تو کم سے کم اس ایک پیسہ کے سات سو پیسے بنا سکتا ہوں۔ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ۔ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ۔ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۔ (البقرۃ:263)

(مرقاۃ صفحہ 267)

کمال کے نشانوں میں سے ایک نشان

اپنی روح پرور و پُر معرفت تصنیف ''آئینہ کمالات اسلام'' (روحانی خزائن جلد پنجم) حصہ عربی میں حضرت مسیح موعودؑ اپنے محبّ و مرید باصفا حضرت مولانا نورالدین کے علم و فضل کے متعلق فرماتے ہیں:

''اور اس کے کمال کے نشانوں میں سے یہ ہے کہ جب اس نے اسلام کو مجروح دیکھا اور اس کو ایک مسافر سرگرداں کی طرح یا اس درخت کی طرح پایا جو اپنی جگہ سے ہلا یا جائے تو اس نے غم کو اپنا شعار بنا لیا اور مارے غم کے اس کا عیش مکدّر ہوگیا اور وہ مضطر کی طرح دین کی مدد کو کھڑا ہوگیا اور ایسی کتابیں تصنیف کیں جو دقائق اور معارف سے بھری ہوئی تھیں اور جس کی نظیر پہلے لوگوں کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔ ان کی عبارتیں باوجود مختصر ہونے کے فصاحت سے بھری ہوئی ہیں اور ان کے الفاظ نہایت دل رُبا، خوبصورت اور عمدہ ہیں جو دیکھنے والوں کو شرابِ طہور پلاتی ہیں اور اس کی کتابوں کی مثال اس ریشم کی ہے جو مشک کے ساتھ آلودہ کیا جائے پھر اس میں موتی اور یاقوت اور بہت سی کستوری ملائی جائے پھر اس میں عنبر ملا کر معجون کی طرح بنادیا جائے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی کتابیں جامع ہیں۔'' (آئینہ کمالات اسلام بحوالہ مرقاۃ الیقین صفحہ 22,23)

عمل تسخیر کا جواب قرآن حکیم سے

حضرت مولانا نورالدینؓ نے فرمایا:

''ایک مرتبہ ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ ہم کو عمل تسخیر بتائے دیتے ہیں میں نے کہا کہ قرآن کریم میں لکھا ہے: وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہُ (سورۃ الجاثیہ آیت14) یعنی جو کچھ زمین و آسمان میں ہے ہم نے تمہارا مسخر بنادیا ہے اب اس سے زیادہ آپ مجھے کیا بتائیں گے؟ سن کر حیران سا رہ گیا۔''

(مرقاۃ الیقین ص 237)

ہر امر میں لبیک کہنے کی سعادت

''آئینہ کمالات اسلام'' (1893) میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنے عاشق صادق حضرت مولانا نورالدینؓ کے متعلق یہ بھی فرماتے ہیں:

''اس کو میرے دل سے عجیب تعلقات ہیں میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بدزبانیاں اور وطن مالوف اور دوستوں کی مفارقت اختیار کرتا ہے میرے کلام کے سننے کے لئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے اور میرے مقام کی محبت کے لئے وہ اپنے اصل وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے اور میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔ اور میں اس کو اپنی رضا میں فانیوں کی طرح دیکھتا ہوں جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ بلا توقف پورا کرتا ہے اور جب کسی کام کی طرف مدعو کیا جاتا ہے تو وہ سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں سے ہوتا ہے اس کا دل سلیم ہے اور خلقِ عظیم اور کرم ابرِ کثیر کی طرح ہے۔''

(بحوالہ مرقاۃ الیقین صفحہ25)

حضرت اقدس کے ارشاد پر وطن مالوف کو خیر باد کہنا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا نورالدینؓ 1892ء میں ریاست جموں کی ملازمت سے سبکدوش ہو گئے تھے اس کے بعد آپ اپنے وطن بھیرہ تشریف لے گئے جہاں آپ نے ایک بہت بڑا شفاخانہ اور ایک عالیشان مکان تعمیر کرنے کا ارادہ فرمایا اور پھر مکان کی تعمیر شروع کرادی اسی دوران آپ حضرت اقدس مسیح موعود کی ملاقات کے لئے قادیان حاضر ہوئے آپ کا ارادہ تھا حضرت کی ملاقات کے بعد جلد قادیان سے واپس ہو جائیں گے اس لئے واپسی کا یکہ کرایہ پر لیا تھا لیکن دورانِ گفتگو حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو آپ فارغ ہوگئے ہیں۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا کہ قادیان سے واپسی ایک دو روز کے لئے ملتوی کر دی جائے لیکن اس کے بعد حضرت اقدس کے ارشاد پر آپ نے یکے بعد دیگرے اپنی ایک بیوی، پھر اپنا کتب خانہ اور پھر دوسری بیوی کو بھی قادیان بلالیا۔

''حیات نور'' صفحہ 185 پر درج ہے ''پھر ایک موقع پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ مولوی صاحب اب اپنے وطن بھیرہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں دل میں بہت ڈرا کہ یہ تو ہوسکتا ہے کہ میں وہاں کبھی نہ جاؤں مگر یہ کس طرح ہوگا کہ میرے دل میں بھی بھیرہ کا خیال نہ آوے مگر آپ فرماتے ہیں کہ:

''خدائے تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں میرے واہمہ اور خواب میں بھی مجھے وطن کا خیال نہ آیا پھر تو ہم قادیان کے ہوگئے۔'' (حیات نور صفحہ 185)

نبض کی طرح پیروی

''حیات نور'' میں یہ وجد آفریں واقعہ مرقوم ہے:

''محترم جناب حکیم محمد صدیق صاحب آف میانی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ جب آپ مطب میں بیٹھے تھے اردگرد لوگوں کا حلقہ تھا۔ ایک شخص نے آکر کہا مولوی صاحب حضور یاد فرماتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اس طرح گھبراہٹ کے ساتھ اٹھے کہ پگڑی باندھتے جاتے تھے اور جوتا گھسیٹتے جاتے تھے گویا دل میں یہ تھا کہ حضور کے حکم کی تعمیل میں دیر نہ ہو جائے۔ پھر جب خلیفہ ہوگئے تو اکثر فرمایا کرتے تھے کہ تم جانتے ہو نورالدین کا یہاں ایک معشوق ہوا کرتا تھا جسے مرزا کہتے تھے نورالدین اس کے پیچھے یوں دیوانہ وار پھرا کرتا تھا کہ اسے اپنے جوتے اور پگڑی کا بھی ہوش نہیں ہوا کرتا تھا۔'' (حیات نور صفحہ188)

حضرت مولوی صاحب کی اس درجہ دل گرفتگی اور وارفتگی کا تصور کر کے جہاں آنکھیں پُرنم ہو جاتی ہیں وہاں حضرت اقدس مسیح موعود کے یہ پُر درد اشعار بھی جھلکنے لگتے ہیں ؎

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی
واہ چہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوۂ فیض
در رفتن بزدی آمدن آساں کردی

ترجمہ: ''اے محبت تُو نے عاشقوں کی ایک عجیب حالت ظاہر کی ان کے لئے تُو نے یار کی راہ میں زخم اور مرہم برابر کردیئے۔ واہ تُو نے کیسا معجزہ دکھایا کہ فیضان کی ایک تجلی سے جانے کا دروازہ بند کردیا اور آنا آسان کردیا۔'' (درثمین فارسی ترجمہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب صفحہ258)

سب سے پیارا رفیق

''حیات نور'' میں بروایت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ مرقوم ہے:

''ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی بیویوں میں یہ دلچسپ اختلاف ہوگیا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ان میں سے کس کے خاوند کے ساتھ زیادہ محبت ہے آخر معاملہ حضرت اماں جان تک پہنچا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے علم میں تو بڑے مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اولؓ) کے ساتھ زیادہ محبت ہے مگر ابھی امتحان کئے لیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ آپ کے سب سے زیادہ پیارے رفیق...... ابھی آپ اس فقرہ کو پورا نہیں کرنے پائی تھیں کہ حضرت اقدس نے جلدی سے فرمایا: کیوں مولوی نورالدین صاحب کی کیا بات ہے؟'' اور اس طرح حل شدہ مسئلہ کی تصدیق ہوگئی۔''

(حیات نور صفحہ310)

حضرت مولوی صاحب جیسا طبیب......

پھر 5 ستمبر 1907ء کے حوالہ سے ''حیات نور'' میں درج ہے:

''ایک بیمار جو کہ بہار سے اپنا علاج کروانے کے لئے حضور مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا حضرت اقدس کی خدمت میں بھی سلام کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے اثنائے گفتگو میں حضرت مولوی صاحب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

''مولوی صاحب کا وجود از بس غنیمت ہے آپ کی تشخیص بہت اعلیٰ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بیمار کے واسطے دعا بھی کرتے ہیں۔ ایسے طبیب ہر جگہ کہاں ملتے ہیں۔'' (حیات نور صفحہ 303)

حضرت مولوی صاحب کی غیر معمولی عظمتِ شان

حیاتِ نور میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا بیان فرمودہ ایک چشم دید واقعہ درج ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں حضرت خلیفہ اول بیمار ہوگئے اور حضرت مسیح موعودؑ آپ کو دیکھنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ ایک دن حضرت مولوی صاحب کی طبیعت کچھ زیادہ ناساز تھی۔ اب اس واقعہ کا بقیہ حصہ ''حیات نور'' سے من وعن درج کیا جاتا ہے:

''اپنے مکان میں تشریف لا کر حضرت صاحب نے ایک الماری سے کچھ دوائیں نکالیں اور حضرت اماں جان کے دالان میں ہی زمین پر بیٹھ گئے اور ان دواؤں میں سے کچھ دوائیں نکال نکال کر کاغذ کے ٹکڑوں پر رکھنی شروع کردیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فکر مندی کو دیکھ کر حضرت اماں جان بھی آکر حضور کے پاس بیٹھ گئیں اور جیسے کوئی کسی کو تسلی دیتا ہے۔ اس طرح سے آپ نے حضور سے کلام کرنا شروع کردیا کہ جماعت کے بڑے بڑے عالم فوت ہو رہے ہیں۔ مولوی برہان الدین صاحب جہلمی فوت ہوگئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب بھی فوت ہو گئے خدا تعالیٰ مولوی صاحب کو صحت دے۔ حضرت اماں جان کی یہ باتیں سن کر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ''یہ شخص ہزار عبدالکریم کے برابر ہے''۔

(حیات نور صفحہ298-299)

حیات نور کے صفحہ 299 پر ہی درج ہے:

''حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیماری کا یہ واقعہ غالباً 1907ء کا ہے۔''

اس موضوع کی ساری حقیقت کو حضرت مسیح موعودؑ کے یہ اشعار واضح کرتے ہیں ؎

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی
ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید
اے بسا خاک کہ چوں ماہِ تاباں کردی

(اے محبت تُو نے عاشقوں کی ایک عجیب حالت ظاہر کی۔ ان کے لئے تو نے یار کی راہ میں زخم اور مرہم برابر کردیئے۔ ایک تجلی سے تُو ذرہ کو سورج کی طرح بنادیتی ہے اور بہت دفعہ ہماری طرح کی خاک کو تُو نے چمکتا ہوا چاند بنادیا) (مترجم درثمین فارسی)

❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

Ahmads Reisen
Immer einen Schritt voraus خدمت میں پیش پیش
Mohammad Ahmad
Tel.: 02204-404 786 1 Fax: 02204-404 786 2
Mob: 0177-7485151 E-Mail:reisen@ahmads.de (www.reisen.ahmads.de)

وطن عزیز اور جماعتی فنکشن پر جانے والوں کے لیے خصوصی رعایت دنیا میں کہیں بھی بذریعہ ہوائی جہاز یا شپ جانے کے لیے جرمنی بھر میں آپ اپنے گھر بیٹھے OK ٹکٹ حاصل کریں ایمرجنسی ٹکٹ فرینکفرٹ ایئر پورٹ پر ہفتہ۔ اتوار کو بھی مل سکتی ہے

خطبہ جمعہ

افریقہ کے لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو عزت کے ساتھ اپنے دلوں میں بٹھائے ہوئے ہیں اپنے مخصوص انداز میں جب ’’غلام احمد کی جے‘‘ کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو عزت کے ساتھ شہرت کا وعدہ ایک خاص شان سے پورا ہوتا ہوا ہمیں نظر آتا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام صادق کی جماعت میں شامل ہو کر وہ اخلاص ان میں پیدا ہو گیا ہے کہ جہاں دین کا سوال پیدا ہو وہاں ان کے عزم چٹانوں کی طرح مضبوط ہیں اور ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اور محبت سے لبریز ہیں۔

(افریقن احمدیوں کے خلافت سے اخلاص اور محبت اور فدائیت کے نہایت دلچسپ اور رُوح پرور واقعات کا بیان)

گھانا کی جماعت تو حقیقت میں ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ خلافت سے محبت ان کے دل، آنکھ، چہرے اور جسم کے رُوئیں رُوئیں سے ٹپکتی ہے۔

مغربی افریقہ کے تین ممالک گھانا، بینن اور نائیجیریا کے حالیہ سفر کی نہایت ایمان افروز تفصیلات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 9رمئی 2008ء بمطابق 9رہجرت 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ دنوں اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کے تین ممالک کے دورہ کی مجھے توفیق دی۔ اس دورے کے کچھ پروگرام، بلکہ کہنا چاہئے کچھ بڑے مین (Main) پروگرام، جلسے وغیرہ تھے، ایم ٹی اے دیکھنے والی ہر آنکھ نے دیکھے اور نظارہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق نازل ہوتے دیکھی۔ بہت سی باتیں رپورٹس میں آ بھی رہی ہیں، کچھ چھپ چکی ہیں، کچھ انشاء اللہ چھپ جائیں گی۔ لیکن اکثریت تک کیونکہ بہت سارے الفضل دیکھتے نہیں، پڑھتے نہیں، یہ رپورٹس پہنچتی نہیں۔ بہرحال یہ اکثر احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ مَیں ان دوروں کے کچھ حالات بیان کروں بلکہ اس بارے میں بعض فیکسیں آنی بھی شروع ہو گئی ہیں۔ اس لئے مَیں مختصراً اس سفر کے کچھ حالات بیان کر دیتا ہوں۔ وہ باتیں بیان کروں گا جن کو بعض دفعہ کیمرے کی آنکھ دیکھ نہیں سکتی یا جن کا تعلق جذبات سے ہے، گو کہ اس کا اظہار پوری طرح نہیں ہو سکتا لیکن کچھ حد تک۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت جوبلی کے حوالے سے یہ پہلا دَورہ تھا اور جن ملکوں کا دَورہ کیا اس وجہ سے وہاں کے احمدی احباب و خواتین حتی کہ بچوں تک نے بڑے جذباتی انداز میں ان جلسوں کی، ان تقاریب کی تیاری شروع کر دی تھی اور بعض کے اس تیاری کے تعلق میں جذبات دیکھ کر حیرت ہوتی تھی کہ کس طرح قربانی کرنے والے ہیں۔ پیار کرنے والے، محبت، اخلاص اور نیکی میں بڑھنے والے، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائے ہیں۔ جن کی قومیتیں مختلف ہیں، جن کے رنگ مختلف ہیں، جن کے رسم و رواج مختلف ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مسیح محمدی کے خلیفہ سے بھی ایسی ہی ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں کہ انسان جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے اور یہ ہونا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے۔ اور وہ خدا جو ہمارا خدا ہے، جو مسیح موعود کا خدا ہے، جو محمد رسول اللہ ﷺ کا خدا ہے، وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اس سچے، تمام طاقتوں کے مالک اور اپنے وعدے پورے کرنے والے خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیرا ذکر بلند کروں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا۔ ہر روز ایک نئی شان سے ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا ہوا دیکھتے ہیں اور ایک دنیا گواہ ہے کہ افریقہ کے اس دَورہ میں خاص شان کے ساتھ ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتے دیکھا۔ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔ کوئی مبالغہ نہیں ہے۔ کیمرے کی آنکھ نے ٹی وی کی سکرین پر ایک دنیا کو دکھا دیا اور روز روشن کی طرح دکھا دیا کہ افریقہ کے لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو عزت کے ساتھ اپنے دلوں میں بٹھائے ہوئے ہیں اپنے مخصوص انداز میں جب ’’غلام احمد کی جے‘‘ کا نعرہ بلند کرتے ہیں تو عزت کے ساتھ شہرت کا وعدہ ایک خاص شان سے پورا ہوتا ہوا ہمیں نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ مَیں تیرا ذکر بلند کروں گا، ایک نئے انداز میں نعروں کی صورت میں فضاؤں میں ارتعاش پیدا کرتا ہے۔ نور ایمان میں بڑھے ہوئے اور بھرے ہوئے افریقنوں کے دلوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت کے سوتے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ کیا کوئی انسانی کوشش یہ محبت دلوں میں ڈال سکتی ہے؟ کیا چہروں کی رونقیں اور آنکھوں سے پیار اور محبت کی چھلک کسی دنیاوی لالچ کا نتیجہ ہو سکتی ہے؟۔

کہتے ہیں کہ غریبوں کو لالچ دو تو جو چاہے کروا لو۔ لیکن لالچ کبھی محبتیں نہیں پیدا کر سکتی۔ اِن غریبوں کے پاس بظاہر دنیاوی دولت تو نہیں ہے لیکن ایمان کی دولت سے مالا مال ہیں۔ اِن کو جتنا چاہے لالچ دے لو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت ان کے دلوں سے نہیں نکال سکتے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے آقا محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کی وجہ سے ان کو جو خلافت احمدیہ سے محبت ہے دنیا کی بڑی سے بڑی محبت بھی اس کے پاسنگ بھی نہیں ہے۔ پس یہ ہے ہمارا خدا، جس نے احمدیوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی وجہ سے خلافت کی محبت سے بھی احمدیوں کو سرتاپا بھر دیا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ افریقہ کے احمدی اس کی روشن مثال بنتے جا رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ یہ محبتیں آگے محبتوں کی جاگیں لگاتی چلی جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’انبیاء کا ساتھ دینے والے ہمیشہ کمزور اور ضعیف لوگ ہی ہوا کرتے ہیں۔ بڑے بڑے لوگ اس سعادت سے محروم ہی رہ جاتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں اور وہ اپنے

آپ کواُن باتوں سے پہلے ہی فارغ التحصیل سمجھے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اپنی بڑائی اور پوشیدہ کبراور مشیخت کی وجہ سے ایسے حلقے میں بیٹھنا بھی ہتک اور باعث ننگ وعار جانتے ہیں جس میں غریب لوگ، مخلص، کمزور مگر خداتعالیٰ کے پیارے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ صدہا لوگ ایسے بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں جن کے بدن پر مشکل سے لباس بھی ہوتا ہے۔ مشکل سے چادر یا پاجامہ بھی ان کومیسر آتا ہے۔ ان کی کوئی جائیدادنہیں مگران کے لاانتہا اخلاص اور ارادت سے محبت اور وفا سے طبیعت میں ایک حیرانی اور تعجب پیدا ہوتا ہے جوان سے وقتاً فوقتاً صادر ہوتی رہتی ہے۔ یا جس کے آثار ان کے چہروں سے عیاں ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ایمان کے ایسے پکے اور یقین کے ایسے سچے اور صدق وثبات کے ایسے مخلص اور باوفا ہوتے ہیں کہ اگران مال ودولت کے بندوں، ان دنیوی لذات کے دلدادوں کو اس لذت کا علم ہو جائے تو اس کے بدلے میں یہ سب کچھ دینے کو تیار ہو جاویں''۔ (ملفوظات جلد 10صفحہ306-307)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ایسے محبت کرنے والے عطا فرمائے جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلافت کے تعلق میں یہ فرمایا کہ یہ وعدہ تمہاری نسبت ہے۔ تو پھر بعد میں آنے والوں کے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے ساتھ خلافت کی محبت بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کردی اور افریقہ کے اِن روشن دلوں کی محبت آپ نے دیکھ بھی لی۔

اب مَیں مختصراً چند واقعات بتا دیتا ہوں۔ میرا سب سے پہلا دَورہ غانا کا تھا۔ غانا کا استقبال ائرپورٹ پر آپ نے دیکھ ہی لیا ہے۔ رات ہونے کی وجہ سے احمدیوں کا جوش تو کیمرہ آپ کو دکھا سکا ہوگا، لیکن ان آنکھوں کی محبت جو وہاں موجود تھے صرف وہاں موجود ہی دیکھ سکے۔ 'اکرا' جواُن کا دارالحکومت ہے، ہمارا ہیڈکوارٹر بھی وہیں ہے۔ وہیں مَیں پہلے گیا تھا۔ لیکن جلسہ وہاں سے تقریباً 30-40 میل کے فاصلے پر ایک نئی جگہ پر منعقد ہونا تھا۔ اس لئے ہم اگلے روز اس نئی جگہ 'باغ احمد' میں چلے گئے۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی بتا چکا ہوں، اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ بڑی باموقع 460 ایکڑ زمین عین ہائی وے کے اوپر اس نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ یہاں جب مَیں پہنچا ہوں تو اکثریت احباب وخواتین کی پہنچ چکی۔ ایک شہر بسا ہوا تھا۔ غانا جماعت نے اس زمین کو بڑا ڈویلپ (Develop) کیا ہے۔ پلاننگ کرکے سڑکیں وغیرہ بنائی ہیں اور ہر جگہ سے وہاں آسانی سے پہنچا جاسکتا ہے۔ سارے علاقے کی جھاڑیاں، گھاس وغیرہ صاف کیا ہوا تھا۔ اِن افریقن ملکوں کی زمین بڑی زرخیز ہے۔ ذراسی بارش ہو تو فوراً سبزہ ہو جاتا ہے جس طرح یہاں یورپ میں ہے۔ یہ جو نئی جگہ خریدی گئی ہے، یہ ایک بہت پرانا اور بڑا پولٹری فارم تھا۔ اس میں شیڈ وغیرہ بھی بنے ہوئے ہیں۔ انہیں صاف کرکے، فرش وغیرہ بھی نئے بنا کر، کچھ کھڑکیاں دروازے لگا کر رہائش کے لئے بیرکس بن گئی تھیں۔ لیکن اگر جگہ کی تنگی تھی تو کسی نے شکوہ نہیں کیا کیونکہ بہت بڑی تعداد میں احمدی وہاں آئے تھے۔ بہت سارے اچھے بھلے کھاتے پیتے، کاروباری لوگ یا سکول ٹیچرز یا دوسرے کام کرنے والے، اگران کو رہائش نہیں ملی تو باہر صف بچھا کر آرام سے سو گئے۔ اِن لوگوں میں اس لحاظ سے بڑا صبر ہے۔

مجھے کسی نے بتایا کہ انہوں نے ایک دو ایسے لوگوں سے پوچھا تو ان کا جواب تھا کہ ہم جلسہ سننے آئے ہیں۔ خلیفہ وقت کی موجودگی میں جلسہ ہو رہا ہے۔ دو دن کی عارضی تکلیف سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم خوش ہیں کہ اس جلسہ میں شمولیت کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں موقع دیا۔ نئی جگہ پر اور پھر تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے بعض انتظامات میں کمی بھی تھی لیکن مجال ہے جو کسی نے شکوہ کیا ہو۔ اُن کی حاضری تقریباً ایک لاکھ سے اوپر تھی اور مرکزی طور پر لنگر چلانے کا بھی پہلا تجربہ تھا۔ عموماً وہاں یہ رواج ہے کہ ہر ریجن کو اپنے لوگوں کو کھانا کھلانے کا اور اپنے انتظام چلانے کا کام سپرد کیا جاتا ہے کہ وہی خوراک وغیرہ سنبھالیں۔ اس دفعہ گھانا سے باہر سے بھی تقریباً 5 ہزار افراد آئے ہوئے تھے اور ان کا اپنا بھی انہوں نے مرکزی طور پر لنگر چلایا تھا۔ اس لئے بہرحال بعض انتظامی دقتیں سامنے آئیں۔

ایک دن مجھے پتہ چلا کہ بورکینا فاسو کے بعض افراد کو کھانا نہیں ملا۔ بورکینا فاسو سے بھی تقریباً تین ہزار افراد آئے تھے، سب سے بڑی تعداد وہاں سے آئی تھی۔ یہ گھانا کا ایک ہمسایہ ملک ہے۔ 300 کے قریب خدام سائیکلوں پر 1600 کلومیٹر سے زائد کا سفر کرکے آئے تھے۔ بہرحال مَیں نے وہاں جوان کے ساتھ مبلغ آئے تھے ان کو کہا کہ جن کو کھانا نہیں ملا ان سے معذرت کریں اور آئندہ خیال رکھیں۔ جب انہوں نے جاکر معذرت کی تو لوگوں کا جواب تھا کہ ہم جس مقصد کے لئے آئے ہیں وہ ہم نے حاصل کرلیا ہے۔ کھانے کا کیا ہے روز کھاتے ہیں لیکن جو کھانا ہم اس وقت حاصل کررہے ہیں وہ روز روز کہاں ملتا ہے۔

بورکینا فاسو کی جماعت تو اتنی پرانی نہیں ہے۔ اکثریت گزشتہ 10-15 سال پر مشتمل ہے۔ لیکن اخلاص اور وفا اور محبت میں ترقی کرتے چلے جارہے ہیں۔ غربت کا یہ حال ہے کہ بعض لوگ ایک جوڑے میں آئے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مشکل سے بدن پر لباس بھی ہوتا ہے لیکن پیسے جوڑ کر جلسے پر پہنچے تھے کہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے۔ خلیفہ وقت کی موجودگی میں ہو رہا ہے اور ہم نے اس میں ضرور شامل ہونا ہے اور چھوڑنا نہیں۔ ایسی محبت خداتعالیٰ کے علاوہ اور کون پیدا کرسکتا ہے؟۔

جو خدام سائیکلوں پر سوار ہو کر آئے تھے، ان کے اخلاص کا اندازہ اس بات سے بھی کرلیں کہ یہ مختلف جگہوں پر پڑاؤ کرتے ہوئے، سات دن مسلسل سفر کرتے رہے اور یہاں پہنچے ہیں۔ ان سائیکل سواروں میں 50 سے 60 سال کی عمر کے سات انصار بھی شامل تھے اور 13 اور 14 سال کے دو بچے بھی شامل تھے۔ جب ان بچوں سے امیر صاحب بورکینا فاسو نے کہا کہ آپ سفر پر نہیں جاسکتے۔ آپ چھوٹے ہیں اور سفر لمبا ہے تو وہ بڑے غمگین ہوگئے اور اپنے قائد اور معلم کے پیچھے بھاگے کہ امیر صاحب کو کہیں ہم نے ضرور ساتھ جانا ہے اور اب ہم واپس نہیں جائیں گے۔ وہ اپنے علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان بچوں کو اجازت دے دی گئی۔ انہوں نے بڑی خوشی کے ساتھ یہ سارا سفر مکمل کیا۔

وہاں کے صدر خدام الاحمدیہ عبدالرحمٰن صاحب نے کسی کے پوچھنے پر کہا کہ ابتدائی مسلمانوں نے اسلام کی خاطر بے حد قربانیاں کیں۔ ہم یہ چاہتے تھے کہ ہمارے خدام بھی ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار ہوں اور ہماری خواہش تھی کہ خلافت جوبلی کے سلسلے میں کوئی ایسا خاص کام کیا جائے جس سے خلافت کے ساتھ ہمارے اخلاص اور وفا کا اظہار ہو اور ہم خلیفۂ وقت کو بتائیں کہ ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اور ہر چیلنج کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ ہم نے سائیکل سفر کے ذریعہ جلسہ غانا میں شمولیت کی تحریک کی جس پر خدام نے لبیک کہا اور 1435 خدام نے اپنے نام پیش کئے۔ لیکن بعض انتظامی دقتوں کی وجہ سے 300 کا انتخاب کیا گیا۔ یہ سائیکل سوار بڑے اعلیٰ اور نئے سائیکلوں پر سفر نہیں کررہے تھے بلکہ پرانے زنگ آلود سائیکل، کسی کی بریکیں نہیں ہیں، کسی کے ٹائر گھسے ہوئے ہیں لیکن جوش وجذبہ تھا۔ خلافت احمدیہ کے لئے اخلاص اور محبت تھی اور ہے۔ اس دائمی خلافت کے لئے جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔ میڈیا نے بھی اس کو دیکھا اور کوریج دی۔ میڈیا نے اس کو کس طرح دیکھا؟ ٹی وی کے نمائندے نے ان سے پوچھا، جب یہ سائیکل سوار سفر شروع کرنے لگے تھے کہ سائیکل تو بہت خستہ حال ہیں یہ کس طرح اتنا بڑا سفر کرسکتے ہیں۔ تو جماعتی نمائندے نے ان سے کہا کہ اگرچہ سائیکل خستہ ہیں لیکن ایمان اور عزم بڑا ہے کہ ہم خلافت کے انعام کے شکرانے کے طور پر یہ سفر اختیار کررہے ہیں۔ اور نیشنل ٹی وی نے جب یہ خبر نشر کی تو اس کا آغاز اس طرح کیا کہ ''اللہ کی خاطر خلافت جوبلی کے لئے واگا سے اکرا کا سائیکل سفر۔ اگرچہ سائیکل خستہ ہیں لیکن ایمان بہت ہی مضبوط''۔ پھر ٹی وی نے ان سائیکلوں کی حالت بھی دکھائی کہ کس طرح خستہ حال سائیکل ہیں۔ اور کچھ خدام سے سوال بھی پوچھے کہ کیوں جارہے ہیں؟ ایک خادم نے جواب دیا کہ اپنے خلیفہ سے ملنے کے لئے جارہا ہوں۔ دوسرے نے کہا کہ احمدیہ خلافت جوبلی کی سوسالہ تقریبات میں ہمارے خلیفہ آرہے ہیں اس میں شامل ہونے کے لئے جارہا ہوں۔ تو یہ ہیں ان کے جذبات۔ اور یہ احمدی کوئی پیدائشی احمدی نہیں ہیں۔ کوئی صحابہؓ کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ بلکہ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے بعض ایسے علاقوں کے رہنے والے ہیں جہاں کچی سڑکیں ہیں اور ان لوگوں نے چند سال پہلے احمدیت قبول کی ہے۔ ایسی جگہوں پہ رہنے والے ہیں جہاں بجلی پانی کی سہولت بھی نہیں ہے۔ اب کہیں بعض جگہوں پر کنکشن لگ رہے ہیں تاکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے رابطے رہیں۔ بعض جگہ غربت وافلاس نے ان کو بےحال کیا ہوا ہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام صادق کی جماعت میں شامل ہو کر وہ اخلاص ان میں پیدا ہوگیا ہے کہ جہاں دین کا سوال پیدا ہو وہاں ان کے عزم چٹانوں کی طرح مضبوط ہیں اور ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اور محبت سے لبریز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص ووفا کو بڑھاتا چلا جائے۔

بورکینا فاسو کے ایک دوست عیسیٰ سیاما صاحب نے کہا کہ مَیں نے 2005ء میں بیعت کی ہے۔ یعنی صرف 3 سال پہلے احمدی ہوئے ہیں۔ مجھے آج پتہ چلا ہے کہ مَیں کیا ہوں اور کتنا خوش قسمت ہوں اور مَیں نے کیا پایا، اپنی خوشی کا اظہار میرے بیان سے باہر ہے۔ بعض کی خلافت سے محبت آنسوؤں کی شکل میں ان کی آنکھوں سے بَہ رہی تھی۔

بعض بدقسمت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کیا دیا؟ وہ ان لوگوں کو دیکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدا نے ان کے دلوں میں کیا انقلاب پیدا کردیا ہے۔ خلیفۃ المسیح کے لئے بھی وہ محبت پیدا کردی جس کے بیان کے الفاظ متحمل نہیں ہوسکتے۔

گیمبیا سے 22 افراد کا ایک وفد آیا تھا جو غربت کی وجہ سے بائی ائیر (By Air) تو سفر نہیں کرسکتے تھے، بس کے ذریعہ ان لوگوں نے سفر کیا۔ تین ملکوں سینیگال، مالی اور بورکینا فاسو، یہ بڑے بڑے ملک ہیں ان میں سے گزرتے ہوئے پانچ دن میں کوئی سات ہزار کلومیٹر کا سفر طے کرکے یہ گھانا پہنچے تھے اور سفر کی تکان سے بھی چُور تھے۔ سڑکیں بھی ان ملکوں میں کوئی ایسی اچھی نہیں ہیں۔ بسوں کا معیار بھی کوئی ایسا اچھا

نہیں ہے۔جنہوں نے کبھی افریقہ کا سفر کیا ہوان کو پتہ ہے۔لیکن جب یہ لوگ جلسہ گاہ پہنچے تو بجائے آرام کی جگہ تلاش کرنے کے یہ سیدھے نماز کی جگہ پہنچے کیونکہ اس وقت نماز کا وقت تھا اور وہاں کسی کے چہرے سے یہ عیاں نہیں تھا، یہ ظاہر نہیں ہو رہا تھا کہ یہ غلامانِ مسیحِ محمدی کسی لمبے اور تھکا دینے والے سفر سے ابھی پہنچے ہیں۔تفصیلی رپورٹس بعد میں الفضل میں آتی جائیں گی۔جن کو موقع ملے وہ پڑھیں۔

پھر آئیوری کوسٹ سے بھی تقریباً ایک ہزار سے اوپر افراد کا قافلہ لمبے اور تھکا دینے والے سفر کے بعد گھانا پہنچا،لیکن اخلاص فدائیت اور محبت نے ان کے چہروں پر کسی قسم کی تھکان کے آثار نہیں آنے دیئے۔

اللہ تعالیٰ نے بعض مقامی احمدیوں کو یہ بھی توفیق دی کہ انہوں نے کئی کئی غریب احمدیوں کا سفر خرچ بھی برداشت کیا،ان کی حالت کو دیکھ کر جو تڑپ رہے تھے کہ جلسے پر جائیں۔ان کی وہی کیفیت تھی کہ جب زادسفر نہ ہونے کی وجہ سے انہیں انکار کیا گیا تو ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔کون ہے جو ان لوگوں کے اخلاص و محبت کا مقابلہ کر سکے؟

پھر خلافت جوبلی کے جلسے میں شامل ہونے کے لئے ان غریبوں نے کیا کیا طریقے اختیار کئے؟ اس کے بھی ایک دو واقعات سن لیں۔ ابینگر وریجن آئیوری کوسٹ کی ایک جماعت نے عزم کیا کہ کیونکہ خلافت کے سو سال مکمل ہو رہے ہیں تو اس مناسبت سے ہمارے گاؤں سے 100 افراد کا وفد جلسہ سالانہ غانا میں شرکت کرے گا۔ یہ انتہائی غریب لوگ ہیں لیکن ان کے عزم کے سامنے پہاڑ بھی ہیچ تھے۔انہوں نے ارادہ کیا کہ جلسہ سالانہ غانا سے چھ ماہ قبل ایک کھیت اس مقصد کے لئے تیار کریں گے اور اس کی ساری آمد جلسہ سالانہ غانا کے لئے ٹرانسپورٹ پر خرچ کریں گے۔تو انہوں نے کچھ فصل بوئی۔ اللہ تعالیٰ بھی پھر ایسے مخلصین کے کاموں پر پیار کی نظر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی فصل میں برکت ڈالی اور ایسی برکت پڑی کہ نہ صرف ان 100 کے اخراجات پورے ہوئے بلکہ زائد آمد ہوئی اور 100 کی بجائے 103 افراد وہاں سے آئے۔

پھر آئیوری کوسٹ کے ہی ایک گاؤں سے 57 افراد نے اس تاریخ ساز جلسے میں شرکت کی توفیق پائی۔ان میں 23 عورتیں بھی تھیں جنہوں نے قرض لے کر سفر کے اخراجات برداشت کئے۔ یہ کہتی تھیں کہ ہمیں خدا کی رحمت سے امید ہے کہ ہمارے اس مبارک سفر کی برکت سے کھیتوں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا اور اس قدر آمد ہو جائے گی کہ ہمارے قرض اتر جائیں اور ہماری دیگر ضروریات بھی پوری ہو جائیں۔

پھر اب بچوں کا یہ حال دیکھیں کہ ایک ریجن کی دو بچیاں جن کی 12-13 سال کی عمر تھی اپنے حصے کے ٹرانسپورٹ اخراجات جمع کروانے آئیں اور کہا کہ جس روز سے خلیفۃ المسیح کے غانا آنے کی خبر ہمیں ملی ہے،اسی روز سے ہم نے ایک کھیت میں کام کرنا شروع کر دیا تھا کہ ہم جیسے غریب اور بے سرمایہ لوگ خلیفۃ المسیح کے دیدار سے فیضیاب ہو سکیں اور اپنے سفر کے لئے محنت کر کے یہ پیسے کمائے ہیں۔ یہ آپ رکھ لیں اور ہمارے سفر پر خرچ کریں۔

آئیوری کوسٹ ہی کی ایک خاتون حبیبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے آئیں۔ وہ بڑی سخت بیمار تھیں۔ان کو ٹی بی کی یا اس طرح کی کوئی اور۔ان کے بھائی اور خاوند نے بتایا کہ جب اپنے گاؤں سے جلسے کے لئے چلی ہیں تو اپنے گھر والوں کو انہوں نے کہہ دیا کہ مَیں اپنی بیماری کے باوجود خلافت جوبلی کے جلسے میں شرکت کرنے جا رہی ہوں اور ہو سکتا ہے کہ ملاقات کے بعد مَیں واپس نہ آؤں اور مجھے لگتا ہے کہ میں واپس نہیں آؤں گی اس لئے میری غلطیاں معاف کر دو۔ وہ شدید بیمار تھیں اور وہاں آ کر بیماری اور زیادہ بڑھ گئی۔سفر کی تھکان بھی تھی۔اسی بیماری کی حالت میں لمبا سفر اور گرمی کا سفر، بہر حال ان کی ملاقات ہو گئی تھی اور ایک دن کے بعد ان کی وفات ہو گئی،مَیں نے ان کا وہیں جنازہ پڑھایا اور وہ وہیں دفن بھی ہوئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ تو یہ عورتوں بچوں، بڑوں کی اخلاص و محبت کی چند مثالیں ہیں۔

حالانکہ گھانا آئے ہوئے وفدوں کے قصے مَیں نے سنائے قصے بھی طویل ہو گئے ہیں اور کافی وقت گزر گیا ہے، میرا خیال ہے مَیں نے 100 واں کیا، 200 واں اور 300 واں حصہ بھی بیان نہیں کیا ہوگا اور نہ بعض جذبات کا اظہار الفاظ میں ہو سکتا ہے۔گھانا والے بھی انتظار میں ہوں گے کہ اب ہمارا ذکر نہیں ہو رہا۔جلسہ تو گھانا کا تھا۔غانا کا ذکر تو مَیں اپنی تقریروں میں کر چکا ہوں کہ ان کا خلافت کے لئے جو پیار ہے اور مسیح محمدی کا جو عشق ہے وہ دوسروں کے لئے ایک مثال بن کر ہر دورہ پر ابھرتا ہے۔ پیار و محبت کا ایک سمندر ہے جس کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔

مجھے یاد ہے 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے گھانا کا دورہ کیا۔مَیں ان دنوں وہاں تھا۔حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نائیجیریا سے غانا آئے تھے اور نائیجیریا میں بڑا شاندار استقبال تھا۔مکرم مسعود دہلوی صاحب جو الفضل کے ایڈیٹر ہوتے تھے وہ ساتھ تھے، رپورٹس وہی لکھا کرتے تھے،تو نائیجیریا کا استقبال دیکھ کر انہوں نے یہ لکھا کہ ہزاروں افراد کا والہانہ اور عدیم المثال استقبال اور اس طرح کے اور فقرات لکھے۔ غانا پہنچے تو کہتے تھے میرا خیال تھا کہ نائیجیریا کا استقبال ایک انتہا ہے۔لیکن غانا کا استقبال دیکھ کر تو جیسے پریشان ہو گئے۔ آخر انہوں نے کہا، یہی لکھا جا سکتا ہے کہ احمدی مرد و زن کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر۔تو گھانا کی جماعت تو حقیقت میں ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔خلافت سے محبت ان کے دل، آنکھ، چہرے اور جسم کے روئیں روئیں سے ٹپکتی ہے۔اب تو گھانا کی جماعت نومبائعین کی وجہ سے مزید وسعت اختیار کر چکی ہے اور پرانوں کے زیر اثر یہ نئے بھی اسی اخلاص و وفا میں رنگین ہو رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلوں کا تھا۔جیسا کہ مَیں نے کہا اس دفعہ جلسہ نئی جگہ پر ہوا تھا اور یہ اتنا بڑا جلسہ وسیع پیمانے پر تھا، ایک لاکھ سے اوپر حاضری تھی۔ان کی رجسٹریشن تقریباً 83 ہزار تھی۔اس کے بعد ان کا انتظام اس کو سنبھال نہیں سکا اور ہزاروں کی تعداد میں اس کے بعد احباب و خواتین آئے اور پھر چھوٹے بچوں کی رجسٹریشن بھی نہیں ہوتی۔

جمعہ پر حاضری کا نظارہ دنیا نے کر ہی لیا ہے۔آئیوری کوسٹ سے آئے ہوئے ایک دوست نے یہ تبصرہ کیا کہ حج کے بعد اتنا بڑا مجمع میں نے پہلی دفعہ دیکھا ہے۔

جب مَیں خطبے کے دوران ان لوگوں کو دیکھتا تھا تو دل میں خیال آتا تھا کہ پتہ نہیں ایم ٹی اے والے اللہ تعالیٰ کے اس انعام کو پوری طرح دنیا میں دکھا بھی سک رہے ہیں کہ نہیں۔لیکن الحمد للہ کہ ہمارے ایم ٹی اے کے لڑکوں نے جو یہاں سے ساتھ گئے تھے اپنی مہارت کا خوب اخلاص سے مظاہرہ کیا اور ایک دنیا نے اس کو دیکھا، اور ان کا بھی ان میں بڑا حصہ ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو بھی جزا دے۔

غانینز (Ghanians) کی ایک خوبی جو آپ نے جمعہ میں دیکھی وہ یہ ہے کہ بڑے صبر سے، تحمل سے گرمی میں بیٹھے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ تک دھوپ میں خطبہ سنتے رہے اور بڑی تعداد میں بیٹھے رہے۔ صرف وہی خوبی نہیں ہے بلکہ تہجد کی نماز اور فجر کی نماز میں بھی میدان اسی طرح بھرا ہوتا تھا جس طرح جمعہ میں آپ نے دیکھا۔اور آخری دن جو ہفتہ کا دن تھا اور اس دن چھٹی تھی، شاید اس میں مزید لوگ بھی آئے ہوں۔صبح جب مَیں نماز کے لئے گیا ہوں تو حیران رہ گیا کہ جو حاضر مرد و زن وہاں میدان میں نماز پڑھنے کے لئے جمع تھے، ان کی تعداد جمعہ سے بھی زیادہ لگ رہی تھی۔عورتوں کا جوش بھی دیدنی تھا۔نماز کے بعد واپس گھر تک تقریباً ایک کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔گاڑی میں جاتا تھا تو رینگتی ہوئی گاڑی گزرتی تھی۔دورویہ عورتیں کھڑی ہوتی تھیں، مرد کھڑے ہوتے تھے۔بچوں کو اٹھایا ہوتا تھا۔ان سے سلام کرواتی تھیں۔محبت یوں ٹپک رہی ہوتی تھی کہ جیسے دو سگے بہن بھائی یا بھائی بھائی آپس میں مل رہے ہیں۔پس یہ ہیں گھانین عورتیں اور مرد۔عورتوں کی تعداد بھی کم از کم 50 ہزار تھی جو خلافت سے اخلاص و محبت کے ساتھ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنا جانتی تھیں اور کر رہی تھیں اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دائمی خلافت کا وعدہ ہے اور جب تک ایسی مائیں پیدا ہوتی رہیں گی خلافت کی محبت نسل در نسل چلتی چلی جائے گی۔

گھانا میں لنگر کا انتظام بھی عورتوں نے سنبھالا ہوا تھا۔دنیا میں تو مرد سنبھالتے ہیں وہاں عورتوں نے سنبھالا ہوا تھا۔مَیں ایک دن صبح نماز کے بعد معائنہ کے لئے گیا تو قیام گاہ قریب ہونے کی وجہ سے جب دوسری خواتین کو علم ہوا تو وہ بھی آ گئیں۔لنگر میں کام کرنے والی خواتین کی اپنی تعداد بھی کافی تھی اور اس قدر فلک شگاف نعرے تھے اور جوش تھا کہ مَیں لنگر دیکھنے تو گیا تھا لیکن تھوڑا سا آگے جا کر اس لئے واپس آ گیا کہ اب یہ جوش جو ہے یہیں نہیں رہے گا اور یہ نہیں دیکھے گا کہ آگے چولہے پر دیگ پڑی ہوئی ہے یا آگ جل رہی ہے۔تو اس خطرے کی وجہ سے کہ کہیں کسی کو نقصان نہ پہنچ جائے مجھے واپس آنا پڑا۔

خدام کا صبر اور ڈیوٹی بھی ماشاء اللہ معیاری تھی۔ایک دن جلسہ گاہ میں شدید ہوا اور بارش تھی، مَیں نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھا تو خادم ڈیوٹی پر موجود تھے اور بغیر کسی چھتری کے طوفان میں یوں چاق و چوبند کھڑے تھے جیسے زبان حال سے کہہ رہے ہوں کہ کون ہے جو ہمارے پائے ثبات میں لغزش لا سکے۔تو یہ ہے غانا کا خلاصہ۔

گھانا سے ہم نائیجیریا میں ایک رات قیام کے بعد بینن چلے گئے۔وہاں کے امیر اور مشنری انچارج کا اصرار تھا کہ 'پورتو نوو' جہاں چار سال پہلے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا ایک بڑی مسجد کی تعمیر ہوئی ہے، اب مکمل ہو گئی تھی تو اس کا افتتاح بھی کر دیں۔اور اسی طرح اتفاق سے انہی دنوں میں وہاں کا جلسہ بھی ہو رہا تھا اس میں بھی کچھ کہہ دیں پہلے بینن جانا شامل نہیں تھا۔بینن کی جماعت نئی ہے، اکثریت نومبائعین پر مشتمل ہے۔اس لئے مَیں نے شروع کے پروگرام میں تھوڑی سی تبدیلی کر کے، اس کو شامل کر دیا۔نائیجیریا سے کاروں کے ذریعہ بارڈر کراس کیا، وہاں حکومتی وزیر لینے آئے ہوئے تھے، ماشاء اللہ اچھا استقبال تھا۔گزشتہ دورے کی نسبت حکومتی سطح پر بھی کافی تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔بہر حال میرا کام تو زیادہ تر احمدیوں کو ملنا تھا۔نائیجیریا، بینن بارڈر پر کافی تعداد میں احمدی موجود تھے۔استقبال کے لئے احباب و خواتین آئے ہوئے تھے۔بڑے پرجوش اور نعرے لگا رہے تھے۔اگلے دن جلسے کا آخری دن تھا۔وہاں مَیں نے تھوڑی

سی تقریر بھی کی۔ وہاں تقریباً 22 ہزار کی حاضری تھی اور بڑے دُور سے لوگ آئے ہوئے تھے اور آہستہ آہستہ جوں جوں نومبائعین کو احمدیت کو سمجھنے میں ترقی ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص و وفا بھی ان کا بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اخلاص اور محبت میں بڑھاتا چلا جائے۔

دَوروں کا جہاں اپنوں پر اثر ہوتا ہے، تعلق بڑھتا ہے وہاں تبلیغ کے راستے بھی کھلتے ہیں۔ وہاں ریسپشن تھی۔ وہاں ایک ایم این اے آئے، کافی دیر سے ان کا تعلق ہے، انہوں نے بعد میں کہا مَیں نے بیعت کرنی ہے تو مَیں نے کہا آپ مزید غور کرلیں لیکن وہ بڑے تیار تھے۔ مَیں نے کہا ٹھیک ہے پھر فارم Fill کر دیں۔

بینن کے ایک ہمارے احمدی دوست الحاجی راجی ابراہیم صاحب نے کہا کہ ان کا ایک مسلمان دوست الحاجی ہے۔ اس نے بڑی حیرت سے کہا کہ مَیں نے نیشنل ٹی وی پر آپ کے امام کا خطبہ جمعہ سنا ہے، جس میں انہوں نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔ پھر قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے ان کو سنا۔ مَیں نے تو عرصے سے یہی سنا ہے کہ احمدی نماز نہیں پڑھتے تو مَیں حیران ہوں کہ اتنا بڑا جھوٹ ہم روز سنتے رہے۔ اب آپ کو نماز پڑھتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ تو ان دَوروں کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ میڈیا کافی کوریج دے دیتا ہے۔ اسی طرح ایک احمدی دوست کے ایک غیر احمدی دوست مجھ سے ملنے آئے، مختلف باتیں کرنے کے بعد کہا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے خلیفۃ المسیح کا یہ دَورہ غیر معمولی برکات کا دورہ تھا۔ غیروں کو بھی دَوروں کی برکات نظر آ رہی ہیں۔

پھر صدر مملکت کی مشیر خاص ایک خاتون الحاجہ مادام گراس لوانی ان کا نام ہے وہ وہاں مشن ہاؤس میں مجھے ملنے بھی آئی تھیں۔ پھر ہمارے آنے کے بعد دوبارہ مشن ہاؤس گئیں اور وہاں جا کے کہا کہ مَیں ایک تو یہ پتہ کرنے آئی ہوں، میرا پوچھا کہ وہ یہاں سے خوش گئے ہیں۔ (وہ جمعہ پڑھنے بھی مسجد میں آئی تھیں) دوسرے یہ بتانے کے لئے کہ مَیں نے زندگی میں ایسا جمعہ کبھی نہیں پڑھا۔ مَیں نے اماموں کو دیکھا ہے۔ قرآن کریم کی بہت ساری آیات پڑھ جاتے ہیں اور طوطے کی طرح پڑھتے چلے جاتے ہیں اور آگے نکلتے جاتے ہیں لیکن انہوں نے جس طرح قرآن کریم ہمیں سمجھایا ہے وہ میری روح اور دل کی گہرائیوں میں اتر گیا ہے۔ مَیں نے اس طرح قرآن کریم سمجھاتے کسی کو نہیں سنا۔ بہرحال وہ احمدیت کے کافی قریب ہیں اور امید ہے انشاء اللہ بیعت کرلیں گی۔

بینن سے پھر واپسی نائیجیریا کی تھی۔ جب ہم بارڈر پر پہنچے ہیں تو امیر صاحب نائیجریا نے کہا کہ راستے میں ایک نئی جگہ مسجد بنی ہے گو کہ وہاں جانا پروگرام میں شامل نہیں ہے۔ مین سڑک سے بھی 10-12 میل اتر کر جانا پڑتا ہے وہاں ایک تختی کی نقاب کشائی کر دیں۔ تو مَیں نے کہا ٹھیک ہے چلے جاتے ہیں۔ وہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ نائیجیریا کے ساؤتھ کا جو علاقہ ہے اس میں پرانی جماعتیں قائم ہیں۔ 2004ء میں بھی جب مَیں گیا ہوں تو مَیں نے دیکھا ہے۔ وہاں پھر ان کے اخلاص و وفا کا اندازہ ہوا، پہلے مجھے اندازہ نہیں تھا۔ یہ لوگ بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ لگتا ہے ان کے اندر سے پیار پھوٹ رہا ہے۔ بہرحال جب وہاں پہنچا تو مَیں نے بڑا شکر کیا کہ مَیں آ گیا۔ امیر صاحب کی بات مان لی۔ کیونکہ وہاں ساری جماعت انتظار میں کھڑی تھی۔ ان کو یقین تھا کہ ضرور آؤں گا۔ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے ہر بچے، بوڑھے، جو ان کی یہ خواہش تھی کہ مصافحہ کرے۔ عورتیں بھی چاہتی تھیں کہ قریب سے ہو کر دیکھیں۔ وقت کی کمی کی وجہ سے مصافحہ تو ممکن نہیں تھا لیکن جو زور لگا کر کر سکتے تھے، انہوں نے کرلیا۔ اس رش میں ہمارے قافلے کے ایک ساتھی نے کسی عورت کو کہہ دیا کہ پیچھے ہٹ جاؤ، ایک وقت میں بڑا دباؤ پڑ گیا۔ وہ عورت تو بڑی سیخ پا ہوئی۔ لگتا تھا اس بات پر غصہ میں وہ اسے اٹھا کر باہر پھینک دے گی۔ کہنے لگی تم کون ہو میرے اور خلیفہ وقت کے درمیان میں حائل ہونے والے۔ یہ تو خیریت ہوئی کہ وہ عقلمند تھے، فوراً دبک گئے اور ایک طرف ہو گئے لیکن وہاں کی اتنی زور آور عورتیں ہیں کہ کوئی بعید نہیں تھا کہ اٹھا کر باہر پھینک دیتیں اور جوش میں ویسے بھی انسان میں طاقت زیادہ آ جاتی ہے۔

مَیں نے مسجد میں جب انہیں تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ خاموش ہو کے بیٹھ جاؤ تو تب سارے احمدی جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے وہ خاموش ہوئے۔ جب انہیں کہا کہ پروگرام میں یہاں آنا شامل نہیں تھا اور صرف تمہاری وجہ سے یہاں آیا ہوں تو اس کے بعد جو انہوں نے فلک شگاف نعرے لگائے ہیں، لگتا تھا کہ مسجد کی چھت اڑ جائے گی۔ ان کے نعرے سنے اور کچھ مَیں نے ان سے باتیں کیں۔ جوش ٹھنڈا ہوا تو پھر ان سے اجازت لے کر وہاں سے آیا۔

ہم وہاں سے چلے تو دو تین راتیں راستے میں گزرتی گئیں۔ ان کا مرکز ابوجا شہر ہے جہاں جلسہ ہونا تھا تقریباً 12-13 سو کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ راستے میں جہاں بھی جماعتیں تھیں وہاں سڑکوں پر استقبال کا انتظار کرتے ہوئے دیکھا۔ وہی جوش اور جذبہ، وہی پیار، وہی اخلاص جو ہر جگہ افریقن احمدیوں میں نظر آتا ہے، ان میں دیکھنے میں ملا۔ عورتیں بچوں کو اسی طرح گود میں لئے ساتھ ساتھ کار کے دوڑ رہی تھیں اور بچوں کی توجہ میری طرف کرانے کی کوشش کر رہی تھیں تا کہ خلافت سے محبت ان کی زندگیوں کا حصہ بن جائے۔

نائیجیریا میں بھی ہمسایہ ممالک نائیجر، چاڈ اور کیمرون وغیرہ کے وفود آئے تھے۔ نائیجر میں بھی گھانا اور بینن کی طرح سرکاری افسران اور غیر از جماعت لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ہر ایک کا جماعت کے بارہ میں تاثر مزید نکھر کر ابھرا۔ انہیں مزید جماعت سے آگاہی ہوئی جس کا انہوں نے اظہار بھی کیا۔ نائیجیریا میں ان کی ایک بڑی کنگڈم ہے نیو بُصّہ سٹیٹ میں۔ اس کے امیر بڑے پڑھے لکھے آدمی ہیں، پی ایچ ڈی ہیں اور نائیجیریا کی سینٹ کے ممبر بھی ہیں۔ انہوں نے بڑے اصرار سے مجھے اپنے علاقے میں یہاں سے چلنے سے پہلے بلوایا تھا کہ وہاں آؤں۔ وہ دو سال سے جلسہ یوکے میں بھی شامل ہو رہے ہیں۔ بڑے پیار سے انہوں نے اپنا مہمان رکھا۔ اپنے گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا۔ اپنی والدہ کی یاد میں لڑکیوں کا ایک سکول کھول رہے ہیں۔ سکول تو چل رہا ہے لیکن بڑے وسیع پیمانے پر اس کو بنانا چاہتے تھے۔ اس کا سنگ بنیاد انہوں نے مجھ سے رکھوایا اور اس فنکشن میں بہت سے سرکاری افسران بھی تھے۔ روایتی بادشاہ بھی تھے۔ سیاسی لیڈر بھی تھے۔ ممبرز آف پارلیمنٹ بھی تھے۔ اس کنگ (King) نے سب کے سامنے جماعت کی خدمات اور میرے سے ذاتی تعلق کا برملا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کا سینہ مزید کھولے اور انہیں وہ جرأت عطا فرمائے جس سے وہ مسیح محمدی کی غلامی میں جلد سے جلد آ سکیں۔ بہرحال ہم نے ہر قدم پر ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی تائید و نصرت کی بارش دیکھی ہے۔ کچھ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اور رپورٹوں کے ذریعہ سے باتیں آپ کے علم میں آتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ تمام سعید روحوں کو مسیح محمدی کے ہاتھ پر جلد از جلد جمع ہونے کے نظارے ہمیں دکھائے۔

نائیجیریا میں 1940ء میں ایک گروپ جو بڑی تعداد میں تھا اور امیر لوگ تھے، وہاں اس وقت کے امیر اور مشنری انچارج سے ناراض ہوئے اور جماعت کے خلاف ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان سے کہا کہ یا تو اطاعت کرو یا جماعت سے باہر ہو جاؤ تو وہ اپنی مسجدیں وغیرہ لے کر باہر ہو گئے۔ وہاں پریس کے ایک نمائندے نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کس طرح ہوا تھا؟ اس پر مَیں نے کہا کہ اس سے کیا فرق پڑا؟ جماعت تو اب یہاں بھی ترقی کر رہی ہے اور دنیا میں بھی ترقی کر رہی ہے۔ جبکہ ان علیحدہ ہوئے لوگوں کی تو کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن ان لوگوں کو خود بھی اب احساس پیدا ہو رہا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ کسی بہانے سے جماعت کے قریب آتے جا رہے ہیں۔ ان کے امام اور ایک اور بزرگ مجھے ملنے آئے۔ ان کو مَیں نے کہا کہ اب تو ہر چیز روشن اور واضح ہو کر سامنے آ رہی ہے۔ تم یہاں نائیجیریا میں بھی دیکھ رہے ہو اور دنیا میں بھی دیکھ رہے ہو۔ اس لئے اب ضد چھوڑ و اور آ جاؤ کیونکہ جماعت کی ترقی اور برکات خلافت سے وابستہ ہیں۔ بظاہر تو بڑے آرام سے بات سن کر گئے۔ اب دیکھیں اللہ تعالیٰ ان کے سینے کھولے۔

یہاں ایک بات مَیں وہاں کے مبلغین کو بلکہ دنیا کے سب مبلغین کو بھی کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اپنے اخلاق کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے میں مزید ترقی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ خود بھی یاد رکھیں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے تو اپنے اعلیٰ نمونے قائم کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ پہلے سے بڑھ کر مقامی لوگوں سے پیار اور محبت کا تعلق رکھیں، خاص طور پر افریقہ میں رہنے والے۔ آپ کے نمونے اور عمل مقامی احمدیوں کے لئے مثال بنتے ہیں۔ پہلے شروع میں، ابتداء میں جو مشنریز ہمارے گئے، مبلغین گئے، ان میں سے صحابہ بھی تھے انہوں نے بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اپنی نیکی اور تقویٰ کے اور ہمدردیٔ انسانیت کے بڑے اعلیٰ نمونے دکھائے ہیں اور ایک نام پیدا کیا ہے۔ تو یہ معیار ہیں جو ان لوگوں نے قائم کئے اور یہ کم از کم معیار ہر ایک کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جماعت کے اخلاص و وفا اور فدائیت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’بعض اوقات جماعت کا اخلاص اور محبت اور جوش ایمان دیکھ کر خود ہمیں تعجب اور حیرت ہوتی ہے، یہاں تک کہ دشمن بھی تعجب میں ہے‘‘۔ اور جب دشمن تعجب میں ہو تو حسد میں بڑھتا ہے۔ نئے نئے طریقے نقصان پہنچانے کے تلاش کرتا ہے۔

اس افریقہ کے دورہ کی بھی اور ویسے بھی جب جماعتی ترقی کی خبریں دشمن تک پہنچتی ہیں تو وہ ہر طریقہ آزماتا ہے کہ کس طرح جماعت کو نقصان پہنچائے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اب جبکہ تمام دنیا یہ نظارے دیکھ رہی ہے تو ہمیں بھی حاسدوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوتے ہوئے اس کے آگے جھکنے کی پہلے سے زیادہ ضرورت ہے۔ خلافت جوبلی کے حوالے سے جو خبریں آتی ہیں ان پر پاکستان میں تو مولویوں کی بیان بازیاں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ پس بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ گو کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ ہے کہ حاسدوں اور معاندوں کے گروہ پر اللہ تعالیٰ جماعت کو غالب کرے گا۔ لیکن ہمیں بھی اخلاص و وفا اور دعاؤں میں پہلے سے بڑھ کر اس کے آگے جھکنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ترقیات کی نئی سے نئی منزلیں ہمیں دکھائے۔ آمین

بقیہ:رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر 16

کی نظران بچوں پر پڑی جو بیرونی چاردیواری کے اوپر سے اپنے سرنکالے اپنے ہاتھ ہلا رہے تھے۔حضور انور ان بچوں کو دیکھ کر واپس پلٹے اوران بچوں کے پاس چلے گئے اور سبھی کو پیار کیا اورشرف مصافحہ بخشا۔ بعداز اں حضورانور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

گھانا کی سرزمین پر ہونے والا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کا یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس شرکت فرمائی ہے اور پھر اس جلسہ میں حضورانور کی شرکت کی وجہ سے درج ذیل 32 ممالک کے احباب اوروفود شامل ہوئے۔

گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، بورکینا فاسو، مالی، گنی بساؤ، سینیگال، گنی کوناکری، نائیجر، ٹوگو، یوگنڈا، تنزانیہ، برونڈی، زیمبیا، ساؤتھ افریقہ، سوازی لینڈ، لیسوتھو، امریکہ، کینیڈا، یوکے، جرمنی، ہالینڈ، بلجیم، ناروے، سویڈن، قزاحستان، پاکستان، کانگو (کنشاسا) اورکانگو (برازویل)۔

بورکینافاسو کے سب سے بڑے وفد کا ایمان افروز سفر

سب سے بڑا وفد بورکینا فاسو سے شامل ہوا جس کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ تھی ۔ یہ وفد 44 بسوں اور 13 گاڑیوں اورٹرکوں کے ذریعہ بڑا لمبا سفر طے کر گھانا پہنچا۔اس وفد کی سب سے اہم بات یہ تھی کہ تین صد سے زائد خدام سائیکلوں پر 1600 کلومیٹر سے زائد بڑا طویل ،تکلیف دہ اور انتہائی کٹھن سفر طے کر اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے گھانا پہنچے۔ان خدام کو جونہی علم ہوا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ گھانا کے جلسہ میں شامل ہورہے ہیں تو 1135 خدام سائیکلوں پر اس سفر کے لئے تیار ہوگئے۔ ہر ایک میں ایک غیر معمولی جوش اور جذبہ تھا۔ جماعتی انتظامیہ نے بڑی مشکل سے صرف 300 خدام کو اجازت دی۔ اس سفر کے لئے حکومتی انتظامیہ نے بھی ہر لحاظ سے تعاون کیا۔اور گھانا کے سفیر نے خصوصی اجازت نامہ جاری کیا۔ان خدام کی روانگی سے قبل 5/اپریل 2008ء کو واگاڈوگو شہر کے وسط میں واقع Palace dea Nation جس میں سرکاری پریڈ ہوتی ہے ایک تقریب منعقد ہوئی۔جس میں Youth Ministry کے جنرل سیکرٹری، گھانا کے ایمبیسیڈر صاحب، ممبر قومی اسمبلی اور بہت سے دیگر حضرات نے شرکت کی۔ میڈیا کے نمائندگان بھی شامل ہوئے۔

......اس موقع پر وزارت یوتھ کے جنرل سیکرٹری نے کہا کہ وہ اس بات کا گواہ ہے کہ احمدی نوجوان عزم رکھتے ہیں۔نیشنل اجتماع کے موقع پر خدام نے بڑی تعداد میں اپنے خون کا عطیہ دیا تھا۔ایک زمانہ تھا کہ ہمارے بزرگ پیدل گھانا جایا کرتے تھے۔ پھر گھانا کے ذریعہ پہلا سائیکل بورکینا فاسو آیا تھا اور آج ہم تین سو سائیکل سوار گھانا بھجوار ہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔

......گھانا کے ایمبیسڈر نے کہا کہ اگر چہ یہ لمبا اور کٹھن سفر بہت مشکل کام ہے لیکن جب احمدی خدام نے عزم کرلیا ہے تو پھر ان کے لئے کوئی مشکل نہیں۔

......اس موقع پر ٹی وی کے ایک نمائندہ نے پوچھا کہ سائیکل بہت خستہ حال ہیں یہ کس طرح اتنا بڑا سفر کرسکتے ہیں تو جماعتی نمائندے نے اس کا جواب دیا کہ اگرچہ سائیکل خستہ ہیں لیکن ایمان اور عزم بڑا ہے کہ ہم خلافت کے انعام کے شکرانے کے طور پر یہ سفر اختیار کر رہے ہیں۔

......جب نیشنل ٹی وی نے اسی شام یہ خبر نشر کی تو اس کا آغاز اس طرح کیا کہ ' اللہ کی خاطر خلافت جوبلی کے لئے ' واگا ' سے ' اکرا ' کا سائیکل سفر! اگرچہ سائیکل خستہ ہیں لیکن ایمان مضبوط ہے'۔ پھر ٹی وی نے یہ خستہ حال سائیکل بھی دکھائے۔ پھر دو خدام سے سوال پوچھے کہ کیوں جارہے ہیں۔ایک خادم نے جواب دیا کہ اپنے خلیفہ سے ملنے جارہا ہوں۔دوسرے نے کہا کہ احمدیہ خلافت جوبلی کی سوسالہ تقریبات میں ہمارے خلیفہ آرہے ہیں ان میں شامل ہونے کے لئے جارہا ہوں۔

......جب خلافت احمدیہ کے ان فدائی سائیکل سواروں کا قافلہ واگاڈوگو سے روانہ ہوا تو پولیس نے وہ تمام راستے جن سے اس قافلہ نے گزرنا تھا دیگر ٹریفک کے لئے بند کردئے ۔سڑک کے دونوں طرف لوگوں کا ہجوم تھا جو یہ نظارہ دیکھ رہا تھا اور ان کے درمیان یہ احمدی فدائی نوجوان خلافت جوبلی کے Logo کی شرٹس پہنے گھانا کی طرف رواں دواں تھے۔ جب یہ قافلہ شام کو گھانا کے بارڈر پر پہنچا تو باقاعدہ ایک تقریب منعقد ہوئی اور بارڈر کی انتظامیہ، پولیس اور سرکردہ افراد نے ان کو رخصت کیا۔گھانا میں بارڈر سے بھی ٹی وی، ریڈیو اور میڈیا نے اپنی خبروں میں وسیع پیمانہ پر کوریج دی۔

...... یہ قافلہ جس گاؤں، قصبے اور شہر سے گزرتا تو سارا شہر امڈ آتا اور والہانہ استقبال کرتے اور ہمارے سائیکل سوار بھرپور نعرے لگاتے۔ پہلی رات بولغا میں رہے اور دوسری رات ٹمالے میں ۔ٹمالے میں اس قافلہ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں امیر صاحب گھانا بھی اکرا سے بذریعہ ہوائی جہاز پہنچے۔ناردرن ریجن کے منسٹر، اعلیٰ سرکاری حکام اور ٹی وی، پریس کے نمائندوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔

......مختلف مقامات پر پڑاؤ کرتے ہوئے سات دن مسلسل ان کا سفر جاری رہا۔ ان سائیکل سواروں میں پچاس سے ساٹھ سال کے سات انصار بھی شامل تھے اور دو تیرہ تیرہ سال کے بچے بھی شامل تھے۔ جب ان بچوں سے امیر صاحب بورکینا فاسو نے کہا کہ آپ سفر پر نہیں جائیں گے تو یہ غمزدہ ہوگئے اور اپنے قائد اور معلّم کے پیچھے بھاگے کہ امیر صاحب کو کہیں کہ ہم ضرور جائیں گے۔اب ہم واپس نہیں جائیں گے۔ چنانچہ ان بچوں کو اجازت دے دی گئی اور ان دونوں نے بہت ہی خوشی کے ساتھ یہ سارا سفر مکمل کیا۔

......مکرم جالو عبدالرحمٰن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بورکینا فاسو نے بتایا کہ ابتدائی مسلمانوں نے اسلام کی خاطر بے حد قربانیاں کیں۔ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے خدام بھی ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار ہوں اور ہماری خواہش تھی کہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں کوئی ایسا کام کیا جائے جس سے ہمارے اخلاص اور وفا کا اظہار خلافت کے ساتھ ہو اور ہم حضورانور کو بتائیں کہ ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اور ہر چیلنج کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ ہم نے سائیکل سفر کے ذریعہ جلسہ سالانہ گھانا میں شمولیت کی تحریک کی جس پر خدام نے لبیک کہا اور 1435 خدام نے اپنے نام پیش کر دئے ۔بعض انتظامی مشکلات کی وجہ سے صرف 300 کا انتخاب کیا گیا اور ہم اپنے عزم میں سرخرو ہوئے۔

آئیوری کوسٹ کے وفد کی ایمان افروز داستان

ملک آئیوری کوسٹ کے تمام دس ریجنز سے 1050 احباب جماعت مرد و زن اور بچوں پر مشتمل قافلہ 13 بسوں کے ذریعہ بڑا لمبا اور تھکا دینے والا سفر طے کر کے جلسہ گھانا سے ایک روز قبل رات کے تین بجے گھانا پہنچا۔جوش وجذبہ سے معمور احباب جماعت نے جس اخلاص ومحبت کے ساتھ سفر کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔ یہ تاریخ احمدیت آئیوری کوسٹ میں محفوظ کئے جانے کے لائق ہیں۔تمام وفود نے ملک بھر کے مختلف علاقوں میں جماعتی مرکز ابی جان تک پہنچنے کا سارا خرچ خود برداشت کیا ۔بعض مقامات سے یہ خرچ 40 پاؤنڈ فی کس سے بھی زیادہ بنتا ہے جب کہ ابی جان سے اکرا (گھانا) تک کے سفر خرچ میں سے پچاس فیصد سے زائد اخراجات افراد جماعت نے خود برداشت کئے۔

اپنے پیارے آقا سے ملنے کی تمنا لئے ہوئے عشق ومحبت میں سرشار جس طرح یہ عشاق مالی قربانیاں کر کے گھانا پہنچے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہیں اور قابل قدر ہیں۔

......اومے ریجن کے ایک دوست نے کہا کہ یہ بے حد مبارک موقع ہے،اس کی برکتوں سے نہ صرف مَیں خود مستفید ہوں گا بلکہ مزید 9 افراد جو کہ قدیمی احمدی ہیں اور غریب ہیں ان کے اخراجات سفر بھی برداشت کروں گا۔

......ابی جان میں چار سادہ لوح احمدی پولیس کی وردی میں ملبوس دھوکہ بازوں کے ہاتھوں مکمل طور پر لوٹ لئے گئے اور انہیں زدوکوب بھی کیا گیا لیکن یہ لٹے ہوئے خالی ہاتھ گھانا پہنچے اور ان کے عزم وہمّت میں کوئی کمی نہ آئی۔

...... ابنگرو ریجن کی ایک جماعت Amoriakro نے عزم کیا کہ چونکہ خلافت کے سو سال مکمل ہورہے ہیں اس مطابقت سے ہمارے گاؤں سے 100 افراد کا وفد جلسہ سالانہ گھانا میں شرکت کرے گا۔ یہ انتہائی غریب لوگ تھے لیکن ان کے عزم کے سامنے پہاڑ بھی ہیچ تھے۔انہوں نے ارادہ کیا کہ جلسہ گھانا سے چھ ماہ قبل وہ ایک کھیت اس مقصد کے لئے تیار کریں گے اور اس کی ساری آمد جلسہ سالانہ گھانا کے لئے ٹرانسپورٹ پر خرچ کریں گے۔اللہ تعالیٰ کی پیار کی نظر ان غریب اور بیکس لوگوں پر پڑی اور اس کھیت سے اس قدر آمد ہوئی کہ سفر کے سارے اخراجات پورے ہوگئے اور اس گاؤں کے 100 کی بجائے 103 افراد نے سفر کیا۔

......آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں Afalikro سے 57 افراد نے اس تاریخ ساز جلسہ میں شرکت کی توفیق پائی ۔ اس تعداد میں 23 عورتیں ایسی ہیں جنہوں نے قرض لے کر سفر کے اخراجات برداشت کئے ۔انہوں نے کہا کہ ہمیں خدا کی رحمت سے امید ہے کہ ہمارے اس مبارک سفر کی برکت سے کھیتوں سے اس قدر آمد ہوجائے گی کہ قرض کی ادائیگی کے لئے بھی کافی ہوگی اور ہماری دیگر ضروریات بھی پورا ہوتی رہیں گی۔

......دابو ریجن کی دو بچیاں جن کی عمریں 12 اور 13 سال ہیں وہ اپنے حصہ کے ٹرانسپورٹ کے اخراجات جمع کروانے آئیں اور کہا کہ جس روز سے خلیفۃ المسیح کی گھانا آمد کی خبر ملی ہے اسی روز سے ہم نے ایک کھیت میں کام کرنا شروع کر دیا تا کہ ہم جیسے غریب اور بے مایہ بھی خلیفۃ المسیح کے دیدار سے فیضیاب ہو سکیں۔ ہم نے اپنے سفر کے لئے محنت کر کے یہ پیسے کمائے ہیں یہ آپ رکھ لیں اور ہمیں سفر پر جانے والوں میں شامل کرلیں۔

......امیر صاحب آئیوری کوسٹ نے بتایا کہ گھانا آنے کے لئے بہت سے ایسے لوگ تیار تھے جو بے سروسامان ہیں، جن کا کوئی ذریعہ اخراجات سفر کا نہ مل سکا۔ مبلغین نے ان کی آنکھوں کو نَم پایا ۔منّتیں سماجتیں کرتے پایا۔بعض افراد نے تو خدا اور رسول کی محبت کے واسطے بھی دئے ۔بعض مبلغین نے تو بعض ایسے افراد کی اپنی جیب سے مدد بھی کی اور بعض کا مکمل کرایہ بھی اپنی جیب سے ادا کیا۔

......آئیوری کوسٹ سے آنے والے یہ باشندے مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے سبھی اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔ اور حضورانور ایدہ اللہ کے دیدار کے ترسے ہوئے تھے لیکن ان کے دل اپنے پیارے آقا کے عشق میں سرشار تھے۔ اوران کے چہرے روشن تھے اور ان میں ہر ایک حضورانور ایدہ اللہ کے دیدار کا ایک لمحہ بھی ضائع نہیں جانے دیتا تھا۔صبح وشام ان کی پیاس بُجھ رہی تھی اور ان کی ترسی ہوئی نگاہیں سیراب ہورہی تھیں۔

......ایک شخص کو جب حضور انور کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھونے کی سعادت نصیب ہوئی تو خوشی سے اس سے بات نہیں ہوتی تھی۔ وہ روتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ مَیں کتنا خوش نصیب ہوں کہ آج مجھے خلیفۃ المسیح کا نہ صرف دیدار نصیب ہوا بلکہ حضور کے ساتھ میرا جسمانی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

رابطہ بھی قائم ہوگیا۔اس چیز نے مجھے لطف وسرور سے بھر ڈالا ہے۔

✿......جلسہ سالانہ گھانا کے یہ دن کتنے ہی مبارک دن تھے۔ ہرقوم اس چشمہ سے سیراب ہورہی تھی۔ عشق ومحبت اور فدائیت کی ہمیشہ قائم رہنے والی داستانیں ہر شخص کے دل پر رقم ہورہی تھیں۔ ہر شخص اپنی اپنی کہانی لئے ہوئے اپنے پیارے آقا کی محبت وپیار میں غرق تھا۔

گیمبیا سے آنے والے عشاق کی سنہری داستانیں

گیمبیا(Gambia) سے آنے والوں کے عشق کی کہانی بھی سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ وہاں سے 22 احباب جماعت پر مشتمل ایک وفد جس میں چار خواتین بھی شامل تھیں 11/اپریل 2008ء کو ایک بس کے ذریعہ روانہ ہوا اور پانچ روز تک افریقہ کے اس گرم موسم میں دن رات سات ہزار کلومیٹر کا طویل ترین فاصلہ طے کر کے جلسہ سالانہ گھانا کے لئے پہنچا۔ گیمبیا سے روانہ ہو کر یہ پہلے سینیگال میں داخل ہوئے اور سارا ملک عبور کیا تو پھر مالی (Mali) میں داخل ہوئے اور سارے ملک کا سفر طے کر کے بورکینا فاسو میں داخل ہوئے اور اس ملک کو بھی لمبے سفر کے بعد عبور کیا تو پھر کہیں جا کر گھانا میں داخل ہوئے۔ اور گھانا میں داخل ہونے کے بعد بھی لمبا سفر طے کر کے جلسہ گاہ ''باغ احمد'' پہنچے۔ یہ لوگ منگل کی رات گیارہ بجے جلسہ گاہ پہنچے تو سفر کی سختی اور شدت سے نڈھال تھے۔ تھکان سے چُور تھے۔ اگلے روز بدھ کی رات جب حضور انور جلسہ گاہ پہنچے اور نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو حضور انور کے چہرہ پر نظر پڑتے ہی ان کی ساری تھکاوٹ دور ہوگئی۔ سفر کی سختی اور تکلیف بھول گئی۔ ان میں ایک نیا جوش اور ولولہ نظر آیا۔ ان کے ایک ممبر نے ان الفاظ میں اظہار کیا کہ وہ پہلی بار حضور کو دیکھ رہا ہے اور اس کے لئے ناممکن ہے کہ وہ اپنے دل کی اس کیفیت کو بیان کر سکے۔ کیا یہی وہ روحانی اور نور سے پُر وجود ہے جس کو وہ روزانہ MTA پر دیکھتا ہے۔ لیکن ٹی وی تو وہ نور دکھا ہی نہیں سکتا جو آج مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

✿......گیمبیا کے ایک ابتدائی احمدی بزرگ جن کی عمر 74 سال ہے وہ بھی اس پیرانہ سالی میں یہ طویل سفر طے کر کے آئے۔ یہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ بار بار کہتے جاتے تھے کہ مَیں نے حضور کو دیکھ لیا ہے۔ یہ پراگندہ حال لوگ جن کے بال بکھرے ہوئے تھے لیکن آسمان کا خدا ان پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا۔ ان کی دنیا بھی سنور چکی تھی اور ان کی آخرت بھی سنور چکی تھی۔ اور ان میں سے ہر ایک یہ کہنے میں حق بجانب تھا کہ 'فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃ'۔ رب کعبہ کی قسم مَیں کامیاب ہوگیا، اپنی مراد پا گیا۔

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ان تمام برکات کا وارث ہو جو اس نہایت اہم اور غیر معمولی اور تاریخی اہمیت کے جلسہ سے وابستہ ہیں اور ہماری نسلیں بھی ان برکات سے ہمیشہ فیضیاب ہوتی رہیں۔ آمین

20/اپریل 2008ء بروز اتوار:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، سیرالیون اور گھانا کی 41 فیملیز نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ پاکستان، قزاقستان، ساؤتھ افریقہ، تنزانیہ اور برونڈی سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔ مجموعی طور پر ملاقات کرنے والوں کی تعداد ساڑھے چارصد سے زائد تھی۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرمہ HabibaZongo صاحبہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحومہ کا تعلق آئیوری کوسٹ کے ریجن ابنگرو سے تھا۔ جلسہ سالانہ گھانا میں شامل ہونے کے لئے آئیں اور وفات پاگئیں۔ ان کی تدفین باغ احمد میں ہوئی۔

مرحومہ کے خاوند Adam Agiro اور بھائی نے بتایا کہ مرحومہ جب اپنے گاؤں سے جلسہ کے لئے آئیں تو اپنے خاوند اور اہل خانہ سے کہا کہ مَیں اپنی بیماری کے باوجود خلافت جوبلی کے جلسہ میں ضرور شرکت کروں گی اور مجھے لگتا ہے کہ مَیں واپس نہیں آؤں گی۔ اس لئے مجھے میری غلطیاں معاف کر دیں۔ مَیں خلیفہ ٔوقت سے ملاقات کر کے شاید واپس نہ آؤں۔

یہ اپنی بیماری کی حالت میں بھی گرم موسم میں بڑا لمبا اور کٹھن سفر طے کر کے اپنے آقا سے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں اور بامراد ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔

نماز جنازہ کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

گھانا کے صدارتی الیکشن کے امیدوار کی حضور انور سے ملاقات

اڑھائی بجے آئندہ صدارتی الیکشن کے امیدوار Nana Addo Danouah Akufo Addo حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔

موصوف نے ملاقات کے آغاز میں ہی حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ موصوف نے کہا کہ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ اس جوبلی کے جلسہ کے لئے گھانا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ موصوف نے حضور انور اور جماعت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہمارے صدر مملکت حضور انور کو گھانین سمجھتے ہیں۔ موصوف نے کہا کہ یہ سال گھانا میں صدارتی انتخاب کا سال ہے۔ مَیں حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرنے کے لئے آیا ہوں۔ حضور کو گھانا آنے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا: مجھے خوشی ہوئی ہے کہ یہاں دوبارہ آنے کا موقع مل گیا ہے۔ مَیں نے یہاں معاشی لحاظ سے کافی ترقی دیکھی ہے۔ اور میری دعا ہے کہ اسی طرح گھانا میں امن اور ترقی بڑھے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم دعا کرتے ہیں کہ انتخابات امن اور کامیابی سے اختتام پذیر ہوں۔ میری نصیحت یہ ہے کہ جس کو بھی اختیار ملے وہ عوام کا خیال رکھے اور دیانتداری اور خداترسی کے ساتھ حکومت چلائے۔

موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ ملک کی تعلیمی، طبّی اور زرعی لحاظ سے کافی خدمت کر رہی ہے۔ صدر مملکت بھی جماعت کی ان خدمات کے معترف ہیں اور ملک کی ترقی کے لئے جماعت کام کر رہی ہے۔ ہماری پارٹی میں دیگر مسلمان بھی ہیں اور بہت سارے احمدی مسلمان بھی ہیں۔ ہم نے سب کو ساتھ رکھا ہوا ہے اور ساتھ لے کر چل رہے ہیں۔

یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر موصوف کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ اس کے بعد موصوف رخصت ہوئے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

ساڑھے چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق انفرادی وفیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو ساڑھے سات بجے تک جاری رہیں۔ آج ملاقاتوں کے اس سیشن میں گھانا میں خدمت سلسلہ کی توفیق پانے والے مبلغین سلسلہ اور ان کی فیملیز، مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹر صاحبان اور ان کی فیملیز نیز گھانین احباب اور فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ سبھی ملاقاتوں کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے اور ملاقات کرنے والوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ ملاقاتوں کے دوران احباب نے اپنے مسائل بھی بیان کئے۔ دعاؤں کی درخواستیں کیں اور بیماروں نے ہومیو پیتھی نسخے بھی حاصل کئے۔ ہر ایک تسکین قلب پا کر مسکراتا ہوا باہر نکلتا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا حضور انور کے ساتھ ملاقات کے چند قیمتی لمحات اس کی ساری زندگی کا ایسا قیمتی اور انمول سرمایہ تھے جس کا کوئی بدل نہیں۔

شام پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ گاہ کے ایک حصہ میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

21/اپریل 2008ء بروز سوموار:

صبح سوا پانچ بجے حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'باغ احمد' میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ سکول ایسارچر کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ''باغ احمد'' سے احمدیہ سکول ایسارچر (Essarkair) اور پھر جامعہ احمدیہ کے وزٹ کے لئے روانگی تھی۔

دس بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ رہائش گاہ سے باہر جلسہ کے موقع پر لنگر خانہ میں کام کرنے والی خواتین ایک گروپ کی صورت میں اکٹھی تھیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ قبل ازیں اپنی ڈیوٹی میں مصروفیت کی وجہ سے یہ خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل نہیں کر سکی تھیں۔ حضور انور ازراہِ شفقت ان کے درمیان تشریف لے گئے اور ان کو تصاویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔

احمدیہ قبرستان اکرافو کا وزٹ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور احمدیہ سکول ایسارچر کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ قبرستان اکرافو تشریف لے گئے اور غانا کے سب سے پہلے احمدی چیف مہدی آپا مبلغین سلسلہ عبدالکریم اور محمد احمد مینسا اور ڈپٹی وزیر داخلہ مکرم طاہر ہمینڈ صاحب کے والد Tahir Kwes Hammond کی قبور پر دعا کی۔

احمدیہ سکول ایسارچر میں والہانہ استقبال۔ نوتعمیر شدہ تدریسی بلاک کا افتتاح

اس کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے گیارہ بجے احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر (Essarkyir) پہنچے تو سکول کے ہیڈ ماسٹر اور سٹاف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اس موقع پر موجود مہمانوں نے اپنے روایتی انداز میں ہاتھ ہلا کر استقبال کیا۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس سکول میں حضور انور غانا میں اپنے قیام کے دوران اکتوبر 1979ء سے مارچ 1983 تک پرنسپل رہے ہیں۔

سکول کے ائیر فورس کیڈٹ نے سکول بینڈ کے ساتھ حضور انور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور نے سکول میں تعمیر ہونے والے ایک نئے تدریسی بلاک کا افتتاح فرمایا اور بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور سکول کے اُس چھوٹے سے کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں بطور پرنسپل حضور انور کا دفتر ہوتا تھا۔ حضور انور نے وزیٹر بک میں تحریر فرمایا۔

''الحمد للہ۔ سکول دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ سٹاف کے تمام ممبران اور خاص طور پر ہیڈ ماسٹر صاحب اور طلباء اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے عمدہ رنگ میں نبھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی برکات سے نوازے۔ آمین''۔

بعد ازاں حضور انور نے اپنے کیمرہ سے سکول کے بعض حصوں کی تصاویر اتاریں۔

پولیس فورس کے جون حکومت کی طرف سے حضور انور کے ساتھ مسلسل ڈیوٹی پر ہیں۔ پولیس کی گاڑیاں اور موٹر سائیکل اپنے مخصوص سائرن کے ساتھ قافلہ کی گاڑیوں کے آگے اور پیچھے چلتے ہیں۔

سکول کے وزٹ کے دوران اس پولیس اسکواڈ نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے ہیڈ

ماسٹر صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔یہ وہی مکان ہے جہاں حضور انور اپنی فیملی کے ساتھ رہائش پذیر رہے ہیں۔گھر کے مختلف حصوں میں تشریف لے گئے اور پرانی یادیں تازہ فرماتے رہے۔حضور انور کچھ دیر کے لئے سکول کی مسجد میں بھی تشریف لے گئے۔

جامعہ احمدیہ غانا میں ورود مسعود

سکول کے وزٹ کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر جامعہ احمدیہ کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور جامعہ احمدیہ پہنچے۔جامعہ احمدیہ غانا کو خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔اور مختلف گیٹ بنائے گئے تھے اور ان پر استقبالیہ بینرز لگے ہوئے تھے۔

پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ غانا مکرم حمید اللہ ظفر صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

جامعہ احمدیہ غانا کا آغاز 21/اپریل 1966ء کو سالٹ پانڈ میں ہوا تھا۔اس کے پہلے پرنسپل مکرم مولوی محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری تھے۔اب جامعہ اپنی نئی عمارت اکرافو میں شفٹ ہو چکا ہے۔

جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں استقبال کے لئے قریبی جماعتوں کے لوگ بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔اور اس علاقہ کے چیفس بھی آئے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان چیفس صاحبان کو ملاقات کا شرف بخشا۔ان سے تعارف ہوا اور کچھ دیر ان کے ساتھ پرانی یادیں تازہ فرماتے رہے۔

اس کے بعد حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں آم کا پودا لگایا۔بعد ازاں جامعہ کے ہوسٹل اور کچن کا معائنہ فرمایا۔جامعہ کے احاطہ میں آم، ناریل، Pinapple وغیرہ کے درخت لگائے گئے ہیں اور نرسری بھی تیا کی گئی ہے۔

مسجد نور کا افتتاح

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ جامعہ احمدیہ میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد ''مسجد نور'' کا افتتاح فرمایا۔حضور انور نے دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادیگی کے بعد مسجد میں ہی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ تقریب کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم حافظ ابراہیم صاحب نے کی۔اور بشیر الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ''یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد TOGO کے ایک طالب علم احمد آدم صاحب نے جامعہ احمدیہ کا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سال 2003ء میں جامعہ احمدیہ سالٹ پانڈ سے اکرافو موجودہ عمارت میں منتقل ہوا۔14/مارچ 2004ء کو حضور انور نے جامعہ کی اس نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔اس وقت جامعہ میں 15 ممالک کے 209 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

اس کے بعد جامعہ کے ایک طالبعلم عبدالقادر تراولے صاحب نے ''خلافت احمدیہ'' کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔

جامعہ احمدیہ کی عمارت کے ایک حصہ میں مدرسۃ الحفظ قائم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان طلباء کو سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جو اس مدرسہ سے قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں۔

طلباء جامعہ احمدیہ سے خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء جامعہ احمدیہ سے خطاب فرمایا۔تشہد تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

سب طلباء جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے مبلغ بننے کا فیصلہ کیا ہے۔جیسا کہ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے طلباء کی تعداد 209 ہے اور اللہ کے فضل سے 20 طلباء حافظ کلاس میں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا بحیثیت مبلغ آپ کی ذمہ داری کوئی چھوٹی، معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔آپ کے کندھوں پر بہت بڑا بوجھ پڑنے والا ہے۔جب جماعت پھیل رہی ہے، بڑھ رہی ہے تو آپ کی ذمہ داری بھی بڑھ رہی ہے۔آپ نے دینی تعلیم کے حصول کا انتخاب کیا ہے۔نو احمدیوں کی ٹریننگ اور ان کی تربیت کے لئے جو بڑی تعداد میں احمدی ہو رہے ہیں۔قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ کس طرح ان نئے داخل ہونے والوں کو سنبھالنا ہے۔کس طرح ان کی تعلیم و تربیت کرنی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْآ اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبہ:122)۔

مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام نکل کھڑے ہوں۔پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ اُن کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تاکہ شاید وہ ہلاکت سے بچ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ رپورٹ میں ہے 15 ممالک کے طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔اور افریقہ کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی آئے ہیں تاکہ دینی تعلیم حاصل کریں۔دین سیکھو۔آپ نے اپنی خواہش سے وقف کیا ہے تاکہ خدا کا پیغام پہنچائیں۔اب آپ کا فرض ہے کہ محنت کریں اور اپنی پڑھائی پر پورا زور دیں۔جماعتیں آپ کے انتظار میں ہیں کہ آپ فارغ التحصیل ہو کر واپس جائیں تو ان کو تعلیم دیں اور ان کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر آپ اپنی تعلیم پر توجہ نہیں دیں گے تو آپ نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی۔پھر آپ اُن لوگوں میں سے نہیں ہوں گے جنہوں نے دین سیکھنے کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہے۔پس آپ اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں کہ خدا تعالیٰ سے آپ کا قریبی تعلق ہو۔اگر تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کی زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تو پھر یہ تعلیم حاصل کرنا بے فائدہ ہے۔اگر آپ اپنے آپ کو بدلتے نہیں۔آپ کی زندگی مکمل طور پر تبدیل نہیں ہوئی تو پھر آپ ایسے ہیں جیسے چھلکا ہوتا ہے بغیر دانے کے۔پس آپ سچے مبلغ بنیں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔جو اس وقت میدان عمل میں ہیں وہ بھی اس کو یاد رکھیں اگر اپنے آپ میں تبدیلی کریں اور پھر اپنے اردگرد کے حلقہ میں تبدیلی پیدا کریں تب آپ نے صحیح تعلیم حاصل کی ہے۔اگر ایسا نہیں تو لوگ آپ پر انگلی اٹھائیں گے کہ تم ہم کو کیا تعلیم دے رہے ہو اور خود اپنے آپ کو نہیں دیکھتے کہ تمہارا اپنا عمل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ(سورۃ ال عمران آیت نمبر111)۔تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب خدا تعالیٰ نے آپ کو بہترین امت قرار دیا ہے مسلمانوں میں سے سب سے بہتر قرار دیا ہے اور پھر آپ لوگ جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور دینی علم سیکھ رہے ہیں تو اس بہترین امت میں ایک Step آگے ہیں اور گہرائی سے اسلام کا علم سیکھنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ سے گہرا تعلق ہے۔آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے یہ مصمم ارادہ کیا ہے اور عہد کیا کہ ہماری زندگی اب ہماری نہیں رہی بلکہ خدا کی ہو گئی ہے۔ہماری کوئی خواہش نہیں ہے، ہماری کوئی ذاتی خواہشات نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں جائیں تو ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا کے احکام کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔جو ایمان لانے والا ہے وہ جانتا ہے کہ خدا رحیم ہے اور خدا ہی ہے جو رزق عطا کرنے والا ہے۔اگر آپ خدا کے ساتھ مخلص ہیں تو خدا تعالیٰ خود آپ کی ضروریات پوری کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ اب آپ کا وقف صرف غانا کے لئے نہیں ہے۔جماعت آپ کو دوسرے ملکوں میں بھی بھجوا سکتی ہے۔ان جگہوں پر بھی بھجوایا جا سکتا ہے جہاں تبلیغ ابھی شروع ہوئی ہے۔چھوٹے چھوٹے جزیروں میں بھجوا سکتے ہیں جو جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔اس لئے افریقہ میں سے ہمیں مبلغ چاہئیں۔یہ بھی ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض یورپ میں مقرر ہوں، یورپین کو اسلام سکھانے کے لئے۔ہمیشہ اپنا علم بڑھائیں اور بڑھاتے رہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ کہ صرف مذہبی علم میں ہی نہیں بڑھنا بلکہ دوسروں کو بھی یہ پہنچانا ہے اور ان کو بھی اسمیں بڑھانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنی تعلیم کے حصول میں ایماندار ہوں، اپنے رویّوں میں تبدیلی پیدا کریں۔اگر آپ اپنے اندر مکمل تبدیلی پیدا کریں گے تو خدا تعالیٰ خود آپ کی ضروریات پوری کرے گا۔خدا تعالیٰ آپ کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے اور آپ وہ مقاصد حاصل کر سکیں جن کی آپ سے توقع ہے تاکہ آپ اسلام کا سچا پیغام پھیلا سکیں۔خدا تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔آمین

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن میں آمد

پونے چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ سے احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن (Potsin) کے لئے روانہ ہوئے۔روانگی سے قبل جامعہ احمدیہ کے سٹاف و طلبا نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بیس 20 منٹ کے سفر کے بعد چار بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن پہنچے جہاں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول (Gomoa Potsin) کا آغاز ستمبر 1972ء میں ہوا۔مکرم شریف احمد صاحب اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔سکول کا آغاز 13 طلبا سے ہوا تھا اور چار اساتذہ تھے۔آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکول کے طلبا کی تعداد ہزار سے اوپر ہے اور اساتذہ کی تعداد 53 ہے۔

جب حضور انور سکول پہنچے تو طلباء سڑک کے کنارے ہاتھوں میں رنگا رنگ جھنڈیاں لئے اپنے آقا کے استقبال کے منتظر تھے وہ جھنڈیاں ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کر رہے تھے اور اپنے روایتی انداز میں نعرے لگا رہے تھے۔

سکول کے ہیڈ ماسٹر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کے گلے میں سکارف پہنایا جس پر "Amass Potsin" کے الفاظ درج تھے۔اس کے بعد سکول کے سٹاف ممبران اور بورڈ کے ممبران اور علاقہ کے چیفس صاحبان نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔سکول کے نیوی کیڈٹ نے سکول بینڈ کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن کی مسجد کا افتتاح

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن کی مسجد کا افتتاح اور مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔

حضور انور کچھ دیر کے لئے مسجد کے اندر بھی تشریف لے گئے اور مسجد کا معائنہ فرمایا اور دعا کروائی۔اس مسجد کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 مارچ 2004ء کو اپنے دورہ غانا کے دوران رکھا تھا۔

حضور انور نے سکول کی وزیٹر بک پر اپنا نام لکھا اور اپنے دستخط فرمائے۔بعد ازاں حضور انور نے پودا لگایا۔

احمدیہ رقیم پریس Tema کا وزٹ اور پریس کی نئی عمارت کا افتتاح

سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پوٹسن سکول سے احمدیہ رقیم پریس Tema کے وزٹ کے لئے روانہ ہوئے۔پولیس کی گاڑیاں حضور انور کی

MOT
CLASS IV: £45
CLASS VII: £53
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

گاڑی کو Escort کر رہی تھیں۔سوا پانچ بجے حضور انور Tema پہنچے۔ٹیما گریٹر اکرا ریجن کا ریجنل ہیڈ کوارٹر ہے۔جب حضور انور جماعت کے مرکز ٹیما پہنچے تو احمدیوں کی ایک کثیر تعداد نے پُر جوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔مشن سے باہر سڑک کے دونوں طرف کھڑے نوجوانوں نے جھنڈیاں ہلا ہلا کر حضور انور کا خیر مقدم کیا۔

رقیم پریس کی موجودہ نئی تعمیر ہونے والی عمارت احمدیہ مشن ہاؤس ٹیما کے احاطہ میں ہی ہے۔رقیم پریس غانا کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں 12 انچ کی ایک چھوٹی آفسٹ مشین سے ہوا۔یہ مشین شروع میں سنٹرل ریجن کے علاقے سالٹ پانڈ کے مشن ہاؤس میں رکھی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں پریس کی مشینوں میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا اور بڑی آفسٹ مشین،فلم بنانے والا کیمرہ،Binding مشین اور تین اطراف سے کاغذ کو کاٹنے والی مشینیں جماعت کے نیشنل ہیڈ کوارٹر اکرا میں عارضی طور پر لگائی گئیں اور پریس سالٹ پانڈ سے اکرا میں منتقل ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ دورۂ گھانا مارچ 2004ء میں پریس کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد TEMA میں رکھا تھا۔پریس کی تعمیر نومبر 2006ء میں شروع ہو کر جولائی 2007ء میں مکمل ہوئی۔یہ عمارت ایک بڑے ہال اور منسلکہ دفاتر جن میں کمپیوٹر روم،ڈارک روم،دو عدد سٹور، مینیجر آفس،میٹنگ روم اور استقبالیہ روم پر مشتمل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے حال ہی میں ان کو لندن سے ایک کاغذ کاٹنے والی مشین،بڑی پرنٹنگ مشین اور بائنڈنگ مشین اور دیگر اشیاء بھجوائی گئی ہیں۔شروع میں یہ پریس صرف جماعتی کاموں کے لئے مختص تھا اب کمرشل بنیادوں پر بھی پریس نے کام شروع کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹیما(Tema) پہنچنے کے بعد سب سے پہلے پریس کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا اور بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔بعد ازاں حضور انور نے پریس کی عمارت اور مشینوں کا معائنہ فرمایا۔اور انچارج رقیم پریس گھانا،راغب ضیاء الحق صاحب سے پریس کی کارکردگی اور مشینوں کے تعلق میں مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پریس سے شائع ہونے والا لٹریچر بھی ملاحظہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احاطہ میں ایک پودا بھی لگایا اور آخر پر دعا کروائی۔

پانچ بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹیما(Tema) سے اکرا(Accra) کے لئے روانہ ہوئے۔چھ بجے حضور انور اکرا میں مشن ہاؤس پہنچے۔

غانا سے روانگی سے قبل الوداعی تقریب میں نائب صدر مملکت اور مختلف ممالک کے سفراء و دیگر اہم شخصیات کی شمولیت

آج غانا میں قیام کا آخری دن تھا۔آج شام جماعت احمدیہ غانا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب اور پارٹی کا اہتمام کیا تھا۔ اکرا مشن ہاؤس اور لان کو خوبصورت جھنڈیوں اور رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔

نائب صدر مملکت الحاج Aliou Mahama بھی اس تقریب میں تشریف لائے۔اس کے علاوہ کنیڈین سفارت کار،علاقہ کے مختلف چیفس اور بعض دیگر نمائندے شامل ہوئے۔جلسہ سالانہ غانا میں شمولیت کے لئے مختلف ممالک سے آنے والے بعض نمائندوں نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرداً فرداً سبھی مہمانوں سے ملے اور ان سے گفتگو فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو الحاج ابراہیم بونسو صاحب نے پیش کی۔تلاوت قرآن کریم کے بعد نائب صدر مملکت الحاج Aliou Mahama صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرے لئے بڑی خوشی کا باعث ہے کہ آج مجھے خلیفۃ المسیح کے اعزاز میں دئے گئے استقبالیہ میں بلایا گیا ہے۔چار سال قبل بھی میں اس استقبالیہ میں شامل ہوا تھا جو حضور انور کے اعزاز میں،حضور انور کے دورہ غانا کے موقع پر دیا گیا تھا۔

حضور انور نے یہاں غانا میں بطور مشنری ٹیچر اور ایگریکلچرسٹ کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ٹمالے کے علاقے میں سب سے پہلے گندم اگانے کا کامیاب تجربہ حضور نے ہی کیا تھا۔

آج حضور انور کا غانا کا یہ دوسرا وزٹ صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ میں ہے۔گزشتہ سو سال میں احمدیہ مشن غانا نے بھی بہت کامیابی حاصل کی ہے۔ملک غانا کی ترقی میں جماعت احمدیہ نے بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔جماعت نے تعلیم،صحت اور زراعت کے میدانوں میں حکومت کی بہت مدد کی ہے۔

نائب صدر مملکت نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے کہا کہ احمدیہ مشن نے ہر قسم کی غانین سوسائٹی میں کام کیا ہے۔خصوصاً غانین کی روحانی اقدار کو مضبوط کیا ہے اور دوسرے مذہبی لیڈران اور آرگنائزیشن کے ساتھ بھی تعاون بڑھایا ہے۔احمدیہ مشن نے معاشرہ میں محبت،رواداری قائم کرنے کے سلسلہ میں بڑا اہم اور پُر امن کردار ادا کیا ہے اور دوسرے لوگوں اور مذاہب کے ساتھ روابط میں امن کے پہلو کو برقرار رکھا ہے۔

نائب صدر مملکت نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ کی موجودگی میں مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے ملک کے لئے دعا کریں جب کہ ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔گورنمنٹ اور غانین کے لئے بھی دعا کریں۔ میں اس موقع پر آپ کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

حضور انور کا الوداعی تقریب میں خطاب

نائب صدر مملکت الحاج Aliou Mahama صاحب کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا:مَیں نائب صدر مملکت غانا کا بہت شکر گزار ہوں۔ ان کا اور حکومت کا ہمیشہ جماعت کے ساتھ تعاون رہا ہے۔پانچ سال پہلے جب وزٹ کیا تھا۔اگرچہ یہ مسلم کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہیں جن کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے مگر آپ نے ہماری مسجد میں نماز پڑھی۔ہمارے آپ کے ساتھ تعلقات پرانے ہیں۔مجھے امید ہے جس طرح انہوں نے ماضی میں ہمارے ساتھ تعلق رکھا ہے مستقبل میں بھی اسی طرح رکھیں گے۔

حضور انور نے فرمایا احمدیہ جماعت غانا بھی ان تعلقات کو Enjoy کرتی ہے۔آپ وائس صدر مملکت ہیں۔میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور اس سے بھی ہائی لیول پوسٹ پر لے کر جائے۔میں ایک بار پھر سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو یہاں آئے ہیں۔ان کا یہاں آنا ان کی جماعت کے ساتھ محبت کی عکاسی کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نائب صدر مملکت ہمیشہ جماعت کی دعوت کو قبول کرتے ہیں جیسا کہ یہ جلسہ سالانہ غانا پر بھی آئے تھے۔اس سے غانین کے کھلے دلوں کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ایک بار پھر یہاں آنے کا بہت بہت شکریہ۔

آخر پر ایک جج صاحب نے اظہار خیال کی اجازت چاہی اور بتایا کہ میں اپنے بادشاہ کی نمائندگی کر رہا ہوں جو خود اس وقت ملک سے باہر ہیں۔ان کی نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب صدر مملکت غانا کو صد سالہ خلافت جوبلی کا ایک سوونیئر جو کرسٹل کی صورت میں تھا عطا فرمایا۔جماعت غانا نے صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے جماعت احمدیہ غانا کی تاریخ باتصویر شائع کی ہے۔حضور انور نے اس سوونیئر کا ایک نسخہ بھی نائب صدر مملکت کو دیا۔نیز اس موقع پر ایک ایک کاپی ہائی کمشنر کینیڈا اور بادشاہوں کے نمائندہ کو بھی عطا فرمائی۔

ساڑھے آٹھ بجے یہ تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد ناصر' تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی جائے قیام پر تشریف لے گئے۔

22/اپریل 2008ء بروز منگل:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد ناصر' اکرا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کے بعد حضور انور نے امریکہ اور یو کے سے آئے ہوئے احباب کے واپس جانے کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ان کو شرف مصافحہ بخشا۔بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

گھانا سے روانگی اور نائیجیریا میں ورود مسعود

پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت غانا مرد و خواتین،بچے اور بوڑھے صبح سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔حضور انور کو دیکھتے ہی احباب نے نعرے بلند کئے۔اور بچیوں نے اپنی مخصوص طرز پر گیت پیش کئے۔حضور انور احباب کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔بڑے رقت آمیز مناظر تھے۔یہی عشاق جو کل تک ہنستے مسکراتے اور خوشی و مسرت سے پھولے نہ سماتے تھے آج ان کے چہرے اداس تھے اور آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو رہی تھیں۔ان کا پیارا محبوب ان سے رخصت ہو رہا تھا اور جدائی کے لمحات سر پر آ پہنچے تھے۔اس پُر سوز اور دعاؤں سے پُر ماحول میں گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکرا مشن ہاؤس سے ائیر پورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔پولیس کی گاڑی اور موٹر سائیکل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی کو Escort کر رہے تھے۔بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور اکرا کے انٹر نیشنل ائیر پورٹ پر پہنچے اور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔حضور انور کی ائیر پورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی مکمل کی جا چکی تھی۔

ائر پورٹ VIP لاؤنج میں اخباری نمائندہ سے گفتگو

VIP لاؤنج میں اخبار کے ایک نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ آجکل انڈونیشیا سے خبریں آ رہی ہیں کہ وہاں جماعت پر پابندی لگنے کا امکان ہے۔اس پر آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

حضور انور نے فرمایا:ابھی تو پابندی نہیں لگی۔اگر انہوں نے کوئی کارروائی کرنی بھی ہو تو اس میں دیر لگے گی۔پارلیمنٹ وغیرہ Involve ہو گی۔وہاں ملّاں کا زور ہے۔اگر وہ بَین کرنا چاہتے ہیں تو پاکستان میں بھی ہمارے خلاف قانون بنے ہیں اور پابندیاں لگی ہیں۔ان پابندیوں کے نتیجہ میں جماعت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے اور 189 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ہم نے تو بہر حال آگے بڑھنا ہے۔

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا اور مکرم طاہر Hammond صاحب ڈپٹی وزیر داخلہ غانا حضور انور کو جہاز کے اندر تک چھوڑنے آئے۔

Aero Contactor ائیر لائن کی پرواز AJ564 اپنے وقت پر اکرا سے لیگوس (LAGOS)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

نائجیریا کے لئے روانہ ہوئی۔

نائیجیریا میں ورودِ مسعود

قریباً پچاس منٹ کی پرواز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جہاز نائجیریا کے مقامی وقت کے مطابق دو بجکر 40 منٹ پر لیگوس (نائجیریا) کے Murtala Muhammad International Airport پر اترا۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم ایم فشولا صاحب امیر جماعت نائجیریا، عبدالخالق نیّر صاحب مبلغ انچارج نائجیریا، صدر صاحب مجلس انصاراللہ اور ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب میڈیکل ڈائریکٹر Apapa Hospital لیگوس نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا۔ صدر لجنہ اماء اللہ نائجیریا نے حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا کا استقبال کیا۔

جہاز کے دروازہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے Federal Aviation کے اعلیٰ افسران، مینیجر 'Murtala Muhammad' ائیر پورٹ امیگریشن سروسز کے ڈپٹی کنٹرولر اور Egensy State Security کے اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔ سبھی نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ استقبال کرنے والے یہ سبھی احباب حضور انور کی معیّت میں VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ VIP لاؤنج میں نائجیرین سینٹ کے ڈپٹی پریذیڈنٹ نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

لیگوس ائیر پورٹ پر پریس کانفرنس

VIP لاؤنج میں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائیر پورٹ میں ہی واقع پریس سنٹر میں پریس کانفرنس کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں پہلے سے ہی 32 میڈیا ہاؤسز، تین ٹیلی ویژن، چھ ریڈیوز اور 22 ملکی اخبارات اور وائس آف امریکہ کے 40 سے زائد نمائندے موجود تھے۔

ایک نمائندے کے اس پہلے سوال کے جواب پر کہ آپ کے یہاں آنے کا مشن اور مقصد کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سال ہم صد سالہ خلافت جوبلی منا رہے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات مئی 1908ء سے لے کر اب تک خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ ساری دنیا کی جماعتوں میں یہ تقریبات منائی جا رہی ہیں۔ یہاں بھی ان تقریبات کے سلسلہ میں پروگرام ہیں اور میرا یہاں آنے کا یہ مقصد ہے کہ اپنے بھائیوں سے محبت اور پیار بانٹا جائے۔

جماعت احمدیہ کی بنی نوع انسان کی خدمات کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت ہر جگہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے تیار کھڑی ہے۔ افریقہ میں بھی یہ خدمات جاری ہیں اور دوسرے ممالک جہاں بھی تباہ کاریاں ہوتی ہیں سیلاب اور زلازل آتے ہیں وہاں جماعت متاثرین کی خدمت کے لئے ہمیشہ سب سے پہلے صف اوّل میں ہوتی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے دنیا میں تعلیم پھیلانی ہے اس لئے باقاعدہ ایک جماعتی سکیم کے تحت افریقہ میں بے شمار سکول کھولے گئے ہیں۔ اسی طرح ہم نے بہت سے ہسپتال بھی کھولے ہیں۔ خاص طور پر افریقن ممالک میں جہاں بغیر کسی مذہب و ملّت اور رنگ و نسل کی تمیز کے عوام الناس کی خدمت کی جا رہی ہے اور غریبوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اُس نے احمدیہ سکول سے تعلیم حاصل کی ہے، کیا آپ کے سکول میں صرف احمدی بچے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں یا بعض دوسرے مذاہب کے بھی۔ حضور انور نے اس کے سوال کے جواب میں اُس جرنلسٹ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ خود احمدیہ سکول میں پڑھے ہیں اور آپ احمدی نہیں ہیں۔ فرمایا ہمارے بعض سکول ایسے ہیں جہاں نوّے فیصد طلبا عیسائی یا دوسرے مذاہب کے ہیں جن کو معمولی فیس کے ساتھ تعلیم دی جا رہی ہے اور غریب طلباء کو فری تعلیم دی جاتی ہے۔

یہ پریس کانفرنس تقریباً 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر نائجیرین یونین آف جرنلسٹس کے عہدیداروں نے حضور انور کا پریس کانفرنس میں شرکت کرنے اور سوالوں کے جواب دینے پر شکریہ ادا کیا۔ جرنلسٹ نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ جماعت نے صحافت کے میدان میں نائیجیریا کی بہت خدمت کی ہے۔ پچاس کی دہائی میں نسیم سیفی صاحب ہمارے نائیجیرین یونین آف جرنلسٹس کے وائس پریذیڈنٹ تھے۔ ان کی اس سلسلہ میں بڑی خدمات ہیں۔ ہم ان کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔

پریس کانفرنس کے اختتام پر تین بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائیر پورٹ سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ نعروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ بچیوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ بچیوں کے ایک گروپ نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس کھڑے رہے۔ سیکیورٹی پر موجود خدام کے علاوہ بعض خدام نے بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر حضور انور کی تصویر اور صد سالہ خلافت جوبلی کا لوگو (LOGO) پرنٹ تھا۔ خدام جگہ جگہ یہ بینرز اٹھائے کھڑے تھے۔

احمدیہ مشن ہاؤس اجوکورو میں والہانہ استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر استقبالیہ تقریب کا اہتمام احمدیہ مشن ہاؤس اوجوکورو (Ojokoro) میں کیا گیا تھا۔ ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائیر پورٹ سے مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے۔ انیس گاڑیوں پر مشتمل قافلہ کو لیگوس سٹیٹ پولیس نے Escort کیا۔ راستے میں مختلف مقامات پر خدام ڈیوٹی پر موجود تھے اور استقبالیہ بینرز اٹھائے ہوئے تھے۔

قریباً 40 منٹ کے سفر کے بعد چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس اوجوکورو میں ورودِ مسعود فرمایا۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت مرد و زن نے اپنے پیارے آقا کا استقبال نعرے بلند کرتے ہوئے کیا۔ اس موقعہ پر احباب جماعت، بچوں اور بچیوں نے صد سالہ خلافت جوبلی اور نائیجیریا کے قومی پرچم کی جھنڈیاں اٹھا رکھی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا۔

خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نائیجیریا نے حضور انور کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جو اردو زبان میں مختلف نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔ اس کے بعد اطفال الاحمدیہ نے مارشل آرٹ کا مظاہرہ کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس سے ملحقہ گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا ہے۔

جماعت کے اس اوجوکورو (Ojokoro) مرکزی کمپلیکس میں بڑی مرکزی مسجد 'مسجد طاہر'، مشن ہاؤس، جماعتی دفاتر، ذیلی تنظیموں کے دفاتر، احمدیہ رقیم پریس اور احمدیہ ہسپتال کی وسیع عمارت اور تین جماعتی گیسٹ ہاؤسز موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا کا یہ مرکزی مشن لیگوس Abeokuja جانے والی ہائی وے پر واقع ہے۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طاہر میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ سے باہر امیر صاحب نائیجیریا، مبلغ انچارج صاحب نائیجیریا سے دورہ کے پروگراموں اور بعض انتظامی امور سے متعلق گفتگو فرمائی۔ اجامعہ احمدیہ غانا کا آغاز SEME بارڈر بنین سے متعلق تفصیلات دریافت فرمائیں جہاں سے اگلے دن حضور انور نے ملک بنین (BENIN) کے لئے روانہ ہونا تھا۔

اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اپاپا لیگوس اور ڈاکٹر ذوالفقار صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اوجوکورو سے گفتگو فرمائی اور ہسپتالوں کی پراگریس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ڈاکٹر ذوالفقار صاحب نے حضور انور کو بتایا کہ امسال ALIMOSHO لوکل گورنمنٹ نے ان کے ہسپتال کو BEST قرار دیا ہے۔

اس موقع پر ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب نے اپاپا (APAPA) ہسپتال کے لئے خریدی گئی نئی ایمبولینس کے معائنہ اور افتتاح کی درخواست کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ایمبولینس کا معائنہ فرمایا اور اس میں موجود مختلف سہولیات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر ایمبولینس کو سٹارٹ بھی کیا۔ ایمبولینس کے معائنہ کے بعد آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لائے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

جماعت احمدیہ گھانا کی وزیٹر بک میں تأثرات کا اظہار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ غانا کے اختتام پر جماعت احمدیہ غانا کی وزیٹر بک پر اپنے درج ذیل تاثرات کا اظہار فرمایا۔

''الحمدللہ۔ جلسہ سالانہ غانا اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کی بارش کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جماعت کا انتظامی سیٹ اَپ اور کارکنان کی طوعی خدمات قابل ستائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت غانا کو اور خاص طور پر تمام کارکنان کو اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ غانا کو خلافت کی محبت میں بڑھاتا چلا جائے اور وہ نظام خلافت کو پہلے سے زیادہ عزیز جانیں۔ اللہ کرے کہ یہ جلسہ غلبہ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھنے کے لئے نئے نئے راستے کھولنے کا موجب بن جائے۔ آمین''

(باقی آئندہ شمارہ میں)

انٹرنیشنل مسرور باسکٹ بال ٹورنامنٹ

صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ یوکے انٹرنیشنل مسرور باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا انعقاد کر رہی ہے۔ یہ ٹورنامنٹ مورخہ 3/اگست 2008ء کو لندن میں ہوگا۔ یوکے جماعت کی ٹیموں کی تیاری کے لئے کھلاڑیوں سے درخواست ہے کہ فوری طور پر حسب ذیل نمبر پر رابطہ کر کے اپنا نام لکھوائیں تاکہ پریکٹس کے لئے جو کیمپ لگایا جا رہا ہے انہیں اس کی اطلاع دی جا سکے۔ تمام انصار، خدام اور اطفال شامل ہو سکتے ہیں۔

رابطہ کے لئے:

(1) محمد ناصر خان 07956815056

(2) مرزا عبدالرشید 07950220637

(3) مرزا عبدالباسط 07956514592

(4) مرزا حفیظ احمد 07882835227

(سیکرٹری مجلس صحت۔ یوکے)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت سید تفضّل حسین صاحب اٹاوی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 8/مارچ 2007ء میں حضرت سید تفضّل حسین اٹاوی صاحبؓ کا تفصیلی ذکرخیر مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

’’براہین احمدیہ‘‘ کی اشاعت ہوئی تو طالبان حق کی ایک کثیر تعداد حضرت مسیح موعودؑ کی معتقد ہوچکی تھی۔ انہی میں ایک حضرت سید تفضّل حسین صاحب بھی تھے جو اٹاوہ شہر کے باشندے تھے لیکن بسلسلہ ملازمت علی گڑھ میں مقیم تھے۔ جب حضورؑ نے دعویٰ ماموریت فرمایا تو آپ بلاتردّد 7/اپریل 1889ء کو حضورؑ کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ حضورؑ اُن دنوں علی گڑھ کے سفر پر تھے۔ آپؓ کی بیعت کا اندراج رجسٹر بیعت اولیٰ میں محفوظ ہے:

78۔ یکشنبہ 7 اپریل 1889ء مولوی محمد تفضّل حسین صاحب علی گڑھ ولد الطاف حسین صاحب مرحوم رئیس اٹاوہ سرشتہ دار کلکٹر

بیعت کے وقت آپؓ علی گڑھ میں دفتر ضلع میں بطور سپرنٹنڈنٹ ملازمت کررہے تھے۔

حضرت سید تفضّل حسین صاحبؓ نے کئی بار حضرت اقدسؑ کی خدمت میں علی گڑھ تشریف لانے کی درخواست کی تھی جسے آخر حضورؑ نے قبول فرمایا اور اپریل 1889ء میں علیگڑھ تشریف لے گئے اور آپؓ کے ہاں ہی ٹھہرے۔ علیگڑھ میں ایک تحصیلدار نے حضرت اقدسؑ کی دعوت کی اور شہر کے معززین کو بھی مدعو کیا۔ حضورؑ قریباً ایک ہفتہ وہاں قیام فرمارہے اور پھر واپس تشریف لے آئے۔ چنانچہ حضورؑ نے اپنی کتاب ’’ازالہ اوہام‘‘ میں اپنے سلسلہ کے بعض معاونین کا تذکرہ کرتے ہوئے اس سفر کا ذکر بھی فرمایا۔ حضورؑ فرماتے ہیں: ’’(39) حبّی فی اللہ مولوی محمد تفضّل حسین صاحب۔ مولوی صاحب ممدوح میرے ساتھ سچے دل سے اخلاص ومحبت رکھتے ہیں میں نے اُن کے دل کی طرف توجہ کی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ درحقیقت نیک فطرت آدمی اور سعیدوں میں سے ہیں اور قابل ترقی مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اگر وہ بشریت کی کمزوری کی وجہ سے کسی خلجان میں پڑیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ اسی میں وہ بند رہ جائیں کیونکہ ان کی طینت صاف اور فراست ایمانی اور اسلام کے نور کا ان کو حصہ ہے اور کسی امر کے مشتبہ ہونے کے وقت قوت فیصلہ اپنے اندر رکھتے ہیں اور اس لائق ہیں کہ اگر وہ کچھ عرصہ صحبت میں رہیں تو علمی اور عملی طریقوں میں بہت ترقی کرجائیں۔ مولوی صاحب موصوف ایک بزرگ عارف باللہ کے خلف رشید ہیں اور پدری نور اپنے اندر مخفی رکھتے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ کسی وقت وہ روحانیت اُن پر غالب ہوجائے۔ یہ عاجز جب علیگڑھ میں گیا تھا تو درحقیقت مولوی صاحب ہی میرے جانے کے باعث ہوئے تھے اور اس قدر انہوں نے خدمت کی کہ میں اس کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ اس سلسلہ کے چندہ میں بھی انہوں نے دو روپیہ ماہواری مقرر کر رکھے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اگرچہ تحصیلداری کے عہدے پر ہیں مگر ایک بھاری بوجھ عیال کا ان کے سر پر ہے اور وہ دور و نزدیک کے خویشوں اور اقارب بلکہ دوستوں کی بھی اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور بڑے مہمان نواز ہیں اور درویشوں اور فقیروں اور غریبوں سے بالطبع اُنس رکھتے ہیں اور سادہ طبع اور صاف باطن اور خیر اندیش آدمی ہیں باایں ہمہ ہمدردیٔ اسلام کا جوش پورے طور پر اُن میں پایا جاتا ہے۔ جزاھم اللّٰہ خیراً۔‘‘

اسی کتاب میں حضورؑ نے دوبارہ آپؓ کے چندہ (دو روپے) کا ذکر بھی شکریہ کے ساتھ فرمایا۔ یہ آپ کا ماہوار چندہ تھا۔ اسی طرح حضورؑ اپنی تالیفات کی اشاعت کے سلسلہ میں بھی تحریک فرماتے رہتے تھے۔ چنانچہ کتاب ’’نشان آسمانی‘‘ کے لئے بھی حضورؑ نے آپؓ کے نام بھی دو خط روانہ فرمائے جس پر آپؓ نے فوراً لبیک کہا۔ چنانچہ حضورؑ نے ’’نشان آسمانی‘‘ کے آخر میں مخلص دوستوں کے خطوط کے خلاصہ میں سب سے پہلا خط آپ ہی کا درج فرمایا ہے:

’’خلاصۂ خط اخویم مولوی تفضّل حسین صاحب تحصیلدار علیگڑھ ضلع فرخ آباد سلمہٗ اللہ تعالیٰ

دو والا نامے بندگانِ عالی شرف ورود لائے باعثِ عزّت ہوئے۔ مجھ کو بہت شرم ہے کہ عرصہ سے مَیں نے کوئی عریضہ حضور میں نہیں بھیجا مگر ہر وقت یاد بندگان والا میں رہا کرتا ہوں۔ حضور کا نام نامی میرا وظیفہ ہے اور اکثر حضور کی کتب دیکھا کرتا ہوں اور ان کو ذریعہ بہتری دارین سمجھتا ہوں۔ پچاس جلد رسالہ نشان آسمانی یا جس قدر حضور خود چاہیں میرے پاس بھجوادیں میں ان کو خریدلوں گا اور اپنے دوستوں میں تقسیم کردوں گا۔ مجھے حضور کی کتابوں کی اشاعت سے دلی خوشی پہنچتی ہے اور میرے سب اہل عیال خوشی اور اچھے ہیں اور حضور کو یاد کرتے ہیں۔

عریضہ نیاز کمترین تفضّل حسین از علیگڑھ ضلع فرخ آباد 31 مئی 1892ء‘‘۔

’’نشان آسمانی‘‘ میں حضورؑ نے آپؓ کے بارہ میں مزید فرمایا کہ: ’’مولوی صاحب موصوف چندہ امدادی دیتے ہیں اور امداد کے طور پر اپنی تنخواہ میں سے رقم کثیر دے چکے ہیں‘‘۔

اخبار ’’الحکم‘‘ 24/ جولائی 1901ء میں بھی آپؓ کے مساکین فنڈ میں پانچ روپے چندہ کا اندراج موجود ہے۔

حضور نے کتاب ’’انجام آتھم‘‘ میں اپنے 313 صحابہ کی فہرست درج کی ہے آپ کا نام درج ہے:

’’137۔ مولوی سید تفضّل حسین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ۔ علیگڑھ ضلع فرخ آباد‘‘۔

کتاب ’’آریہ دھرم‘‘ میں حضورؑ نے قریباً سات سو افراد کے نام درج فرمائے ہیں جس میں بلاد متفرقات کے تحت آپؓ کا نام بھی ’’سید تفضّل حسین صاحب تحصیلدار شکوہ آباد ضلع مین پوری‘‘ مذکور ہے۔

حضورؑ نے اشتہار (24 فروری 1898ء) میں 316/ احمدی احباب کے نام گورنمنٹ کو پیش کیے ہیں جس میں آپ کا نام چھٹے نمبر پر موجود ہے۔ (کتاب البریہ)

حضورؑ نے ’’آئینہ کمالات اسلام‘‘ (حصہ عربی) میں ’’ذکر بعض الانصار - شکرًا لنعمة اللّٰہ الغفار‘‘ کے تحت اپنے چند صحابہ کا ذکر کیا ہے جس میں آپ کو ’’حبّی فی اللہ السید محمد تفضّل حسین اتاوی‘‘ کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔

حضرت خانصاحب ذوالفقار علی خانصاحب گوہرؓ کو حضرت سید صاحبؓ کے ذریعہ قبولِ احمدیت کی سعادت عطا ہوئی۔ حضرت خانصاحبؓ لکھتے ہیں کہ ’’ایک سادہ مزاج انسان، لباس صاف مگر سادہ، سانولا رنگ، چھریرہ جسم متین چہرہ تشریف لائے، ایڈیٹر صاحب ’البشیر‘ نے مجھ سے ان کا تعارف مستہزانہ لب ولہجہ میں کرایا ’’آپ قادیانی ہیں تفضّل حسین صاحب شکوہ آباد ضلع مین پوری میں تحصیلدار ہیں‘‘۔ میں پہلے تو معمولی طریق سے کھڑے ہوکر مصافحہ کرکے خاموش بےتعلق سا بیٹھ گیا تھا مگر اس تعارف کے بعد میں کھڑا ہوا اور نہایت ادب سے مصافحہ کرکے عرض کیا کہ ’’حضرت مرزا صاحب کا احترام میرے دل میں کافی ہے، عین سعادت ہے کہ آپ کی زیارت نصیب ہوئی۔‘‘ ایڈیٹر صاحب کا چہرہ حیرت کی تصویر تھا، منہ کھلا ہوا اور لب خشک، مجھے گھبرائی ہوئی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے......مولوی تفضّل حسین صاحب مرحوم ومغفور حضرت کے بہت پرانے صحابی تھے اور ان کا عشق سلسلہ کے ساتھ مجنونانہ رنگ رکھتا تھا...... بہت ہی محبت سے ملے اور فرمایا میرا گھر اسی شہر میں ہے کوئی شے درکار ہو تو منگوا لیا کرنا، وہ وقت گزر گیا پھر ان سے ملاقات عرصہ تک نہ ہوسکی۔

اکتوبر 1900ء میں بھونگاؤں تحصیل میں نائب تحصیلدار ہوکر تین ماہ کے لئے گیا۔ تحصیلدار مولوی تفضّل حسین صاحب تھے۔ ہم دونوں کو جو خوشی حاصل ہوئی وہ ہر احمدی اندازہ کرسکتا ہے۔...... میری مدت نومبر کے اخیر میں ختم ہوتی تھی مگر تحصیل میں چارج لیتے ہی بعد وقت کچہری تحصیلدار صاحب مرحوم نے ’’ازالہ اوہام‘‘ مجھے دیا اور کہا کہ ہمیں پڑھ کر سناؤ۔ میں ان کے مردانہ نشست میں رہتا تھا کیونکہ تنہا تھا میرے لئے جو مکان تھا اُسے میں نے استعمال نہیں کیا۔ ازالہ اوہام دو تین دن میں ختم کردی......مطالعہ نے تسکین کردی اور بیعت کا سوال دل میں فوراً پیدا ہوگیا۔ میں نے استخارہ کیا......تبلیغ بھی شروع کردی۔ شرفائے قصبہ کہنے لگے کہ تحصیلدار صاحب کے ماتحت لوگ محض ان کے خوش رکھنے کے لئے عقیدت بدل لیتے ہیں بعد میں پھر ویسے ہی ہوجاتے ہیں اور ایک حکیم صاحب کی نظیر بھی پیش کی جو اٹاوہ کے تھے اور بعد میں فرخ آباد جاکر سلسلہ کے مخالف ہوگئے۔ ...... ایک دن تحصیلدار صاحب مرحوم ومغفور نے فرمایا کہ بیعت کا خط کیوں نہیں بھیج دیتے ہو۔ میں نے کہا کہ میں تو بیعت کرچکا ہوں، مبلغ بنا ہوا ہوں۔ رسمی خط ابھی نہیں بھیجا ہے کسی مصلحت سے۔ فرمایا یہ تو نفاق ہے۔ مجھے اس لفظ سے بہت تکلیف ہوئی۔ میں نے کہا کہ آپ اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں میری حالت کو نفاق سے اگر کوئی دوسرا تعبیر کرتا تو بہت سخت جواب پاتا۔ یہ کہہ کر میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنا اسباب ان کی مردانہ نشست سے اٹھا کر اپنے مکان میں رکھ لیا۔ دوسرے دن صبح ہی انہوں نے معذرت کا پرچہ لکھا اور معافی کی خواہش کی۔ میں نے ان کے محسن ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے ادب واحترام سابق کو پیش کیا وہ میرے پاس فوراً آگئے اور زبانی عذر کرنے لگے۔ میں نے وجہ عدم تحریر خط بیعت ہنوز ان سے مخفی رکھی۔ میں نے اسی شب میں کہ صبح اس تحصیل کو چھوڑ رہا تھا ایک چو ورقہ خط اپنے مفصل حال کا حضرت مسیح موعودؑ کو لکھا اور عرض کیا کہ میرا ایمان ہے کہ حضور کا دعویٰ برحق اور صحیح ہے....حضور اقدس نے قبولیت بیعت کا اظہار فرمایا.... یہ خط لکھ کر مولوی صاحب مرحوم کو جو 7 میل کے فاصلہ پر مصروف تحقیقات سرکاری تھے، دے دیا اور عرض کیا کہ اس نے بیعت کو بدنام ہونے سے بچانا تھا.... یہ بیعت کا پروانہ آغاز دسمبر 1900ء میں ملا تھا‘‘۔

حضرت منشی صادق حسین صاحبؓ ولد حکیم وارث علی صاحب یکے از 313 (بیعت 7 اپریل 1889ء) بھی آپؓ کے ذریعہ داخل احمدیت ہوئے اور حضور کے سفر علی گڑھ کے موقع پر ہی بیعت کی۔

حضرت تفضّل حسین صاحب غالباً 1896ء میں تحصیل بہوگام میں بطور تحصیلدار متعین ہوئے۔ آپ کی تبلیغ سے قاضی تونگر علی صاحب نے (وفات 1928ء) احمدیت قبول کی لیکن اُنہیں حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کا موقعہ نہیں ملا۔

فروری 1904ء میں آپؓ گیارہ سال بعد قادیان تشریف لائے اور حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری دی جس کی خبر اخبار ’’البدر‘‘ میں شائع ہوئی۔ قادیان کے اس سفر کے موقع پر آپؓ نے آٹھ افراد کے اسماء برائے بیعت حضورؑ کی خدمت میں پیش فرمائے جن میں آپؓ کے بیٹے سید سراج الحسن صاحب کلرک پولیس سٹیشن گرور ضلع مین پوری اور ان کے اہل خانہ کے علاوہ آپ کے اہل خانہ بھی شامل تھے۔

27 فروری 1904ء کو عیدالاضحیٰ تھی۔ اُسی شام جب آپؓ نے بعض دیگر مہمانوں کے ہمراہ واپسی کی اجازت چاہی تو حضورؑ نے آپؓ سے خطاب کرکے فرمایا کہ ’’آمدن بارادت رفتن باجازت ۔ آپ تو سمجھتے ہی ہیں کہ کب تک آپ کو ٹھہرنا چاہئے‘‘۔ پھر مزید فرمایا: ’’اب تو ان کو بھی فراغت ہے اور ایک عرصہ کے بعد آئے ہیں یہ بھی چند دن رہیں‘‘۔ ’’ضروری نصیحت یہ ہے کہ ملاقات کا زمانہ بہت تھوڑا ہے خدا معلوم بعد جدائی کے دوبارہ ملنے کا اتفاق ہو یا نہ ہو یہ دنیا ایسی جگہ ہے کہ دم بھر کا بھروسہ نہیں‘‘۔

چنانچہ آپؓ نے حضورؑ کے ارشاد پر کچھ دن مزید قیام کیا۔ جب آپؓ واپس تشریف لے گئے تو اُسی سال 3/نومبر 1904ء کو اٹاوہ میں وفات پائی۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 30/مئی 2007ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی یاد میں مکرم فاروق محمود صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

سُوئے منزل ہوگئے ہیں کل رواں مرزا وسیم
بارگاہِ ایزدی میں دے کے جاں مرزا وسیم
دے رہے ہیں یہ گواہی وہ مقدّس سب مقام
تُو نڈر اور مستعد تھا پاسباں مرزا وسیم
پسر محمود آپ کے ہم سب پہ جو احسان ہیں
اب جزا ہو خود خدا ہی اُس جہاں مرزا وسیم
تھی خلیفہ کی خوشی میں آپ کی ساری رضا
تھے اطاعت کے لبادے میں نہاں مرزا وسیم

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

6th June 2008 – 12th June 2008

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 6th June 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat, & MTA News
00:55	The Bounties of Khilafat
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking Guests. Recorded on 20th August 1994.
03:15	Knight Templers: a talk about the Crusades and the Kinights Templar.
04:15	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 4th February 1998.
05:15	Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor. Recorded on 13th February 2005.
08:10	Siraiki Service: a discussion in Siraiki on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw)
09:00	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 10th August 1994.
10:15	Indonesian Service
11:15	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:20	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:30	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:30	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:00	Friday sermon [R]
17:10	Spotlight: interview with Malik Abdul Rasheed, on his spiritual journey to Islam.
18:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 95
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News Review Special
21:05	Friday Sermon [R]
22:20	Canada Independence day
22:45	Urdu Mulaqa'at: recorded on 10th August 1994 [R]

Saturday 7th June 2008

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00	Le Francais C'est Facile: lesson no. 95
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th September 1994.
02:45	Friday Sermon, delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 6th June 2008.
03:55	Spotlight: interview with Malik Abdul Rasheed, on his spiritual journey to Islam.
04:45	Urdu Mulaqa'at: recorded on 20/07/1994.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:30	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 13th February 2005.
08:40	Friday Sermon, delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 6th June 2008.
09:40	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as).
10:15	Indonesian Service
11:15	French Service: programme on the topic of Musleh Maood day.
12:00	Tillaawat & MTA News
13:15	Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali.
14:15	Intikhab-e-Sukhan: Live poem request programme hosted by Munir Uddin Shams.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 13th February 2005. [R]
16:20	Khilafat Jubilee Mosha'airah: an evening of poetry
17:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th May 1997. Part 2.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News
21:35	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:55	Friday Sermon: rec. on 06/06/08 [R]

Sunday 8th June 2008

00:00	Tilaawat & MTA News
01:00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 30th October 1994.
02:55	Friday Sermon: recorded on 6th June 2008.
04:00	Khilafat Jubilee Mosha'airah: an evening of poetry.
04:55	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maood (as)
05:30	MTA Australia: Home and Garden
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 26th February 2005.
08:10	Spotlight: a series of interviews with regards to the Khilafat Jubilee.
08:55	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Qadian, India.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon, delivered on 29th June 2007.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bengali Reply to Allegations: discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
14:00	Friday Sermon: Recorded on 6th June 2008.
15:05	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:10	The Casa Loma
16:40	Learning Arabic: lesson no. 28.
17:00	Spotlight: a series of interviews with regards to the Khilafat Jubilee. [R]
17:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th July 1984.
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30	MTA International News
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:10	Learning Arabic: lesson no. 28.
22:30	The Casa Loma
22:55	Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 9th June 2008

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th November 1994.
02:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 6th June 2008.
02:50	Spotlight: a variety of interviews on the topic of the blessings of Khilafat.
04:15	Question and Answer Session
04:55	Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class held with Huzoor. Recorded on 27th February 2005.
08:05	Le Francais C'est Facile: lesson no. 105.
08:30	Jalsa Salana Speeches: speech delivered by Maulana Muhammad Umar on the topic of 'the rights of women in Islam' at Jalsa Salana Qadian 2006.
09:05	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 1st August 1997.
10:10	Indonesian Service: Translation of Friday Sermon recorded on 2nd May 2008.
11:30	Medical Matters
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:50	Bangla Shomprochar
13:55	Friday Sermon: recorded on 20th April 2007.
14:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
16:15	Jalsa Salana Speeches [R]
16:45	Le Francais C'est Facile: lesson no. 105 [R]`
17:25	French Service: recorded on 01/08/1997 [R]
18:30	Arabic Service
19:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th November 1994.
20:35	MTA International News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:30	Jalsa Salana Speeches [R]`

Tuesday 10th June 2008

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:15	Le Francais C'est Facile: lesson no. 105.
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 19th November 1994.
02:45	Friday Sermon recorded on 20th April 2007.
04:00	Jalsa Salana Speeches
04:55	French Service: recorded on 1st August 1997.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Children's class with Huzoor. Recorded on 5th March 2005.
08:05	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 27th July 1984.
08:50	Barqat-e-Khilafat
09:35	Marrakech: a visit to the Moroccan city.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:05	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Jalsa Salana Germany 2005:Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 28th August 2005.
15:15	Children's Class [R]
16:15	Question and Answer Session [R]`
17:00	Marrakech [R]
17:25	Barqat-e-Khilafat [R]
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News.
21:00	Children's Class [R]`
22:30	Jalsa Salana Germany 2005: recorded on 28th August 2005. [R]

Wednesday 11th June 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:00	Learning Arabic: lesson no. 28
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th November 1994.
02:40	Barqat-e-Khilafat
03:25	Marrakech
03:50	Question and Answer Session
04:45	Jalsa Salana Germany 2005.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class Huzoor recorded on 6th March 2005.
08:05	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Reocrded on 26th April 1984.
10:05	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
12:50	Bangla Shomprochar
13:50	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 28th November 1986.
14:50	MTA Australia: Home and Garden
15:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:20	Khilafat Jubilee Quiz
17:20	Question and Answer Session [R]
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd December 1994.
20:30	MTA International News
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
22:05	Jalsa Salana UK 1992: speech delivered by Dr Zahid Khan on 'The life of Hadhrat Abu Bakar Siddique (ra)'.
22:55	From the Archives [R]

Thursday 12th June 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:55	Hamaari Kaenaat
01:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 2nd December 1994.
02:25	Home and Garden
02:50	Seerat Hadhrat Masih Maud (as)
03:25	From the Archives
04:25	Khilafat Jubilee Quiz
05:20	Jalsa Salana UK 1992
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:10	Bustan-e-Waqfe Nau Class with Huzoor, recorded on 12th March 2005.
08:05	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 25th June 1995.
09:05	Philosophy of Homeopathy: seminar on the topic of Homeopathy.
10:15	Indonesian Service
11:15	Pushto Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:10	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th December 1997.
15:15	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Australia, including Huzoors arrival in Australia.
15:30	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. recorded on 25th June 1995. [R]
16:35	Philosophy of Homeopathy: seminar on the topic of Homeopathy. [R]
17:40	Mosha'airah: an evening of poetry [R]
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News
21:20	Spotlight: a series of interviews with regards to Khilafat Jubilee [R]
21:50	Al Maa'idah: a cookery programme
22:05	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). recorded on 24th December 1997. [R]
23:10	Bustan-e-Waqfe Nau [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT 7***

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 Friday 30 May , 2008 Issue No. 22

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

جلسہ سالانہ گھانا میں 32 ممالک کے ایک لاکھ سے زائد افراد کی شمولیت

امریکہ، بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا سے آنے والے وفود کی حضور انور سے ملاقاتیں اور ان کے خلافت سے عشق و محبت کی روح پرور داستانیں۔

گھانا کے صدارتی الیکشن کے امیدوار کی حضور انور سے ملاقات۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمی، طبی اور زرعی میدانوں میں خدمات کا اعتراف اور ملکی ترقی اور امن و استحکام کے لئے دعا کی درخواست۔

احمدیہ قبرستان اکرافو کا وزٹ، احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر میں والہانہ استقبال، جامعہ احمدیہ گھانا میں ورود مسعود، مسجد نور کا افتتاح۔ جامعہ احمدیہ گھانا میں 15 ممالک کے 209 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 20 طلباء مدرسۃ الحفظ میں زیر تعلیم ہیں۔

آپ کا فرض ہے کہ محنت سے پڑھائی کریں۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں کہ خدا تعالیٰ سے آپ کا قریبی تعلق ہو۔ سچے مبلغ بنیں۔ آپ کا وقف صرف گھانا کے لئے نہیں ہے۔ جماعت آپ کو دوسرے ملکوں میں بھی بھجوا سکتی ہے۔ (طلباء جامعہ احمدیہ گھانا سے خطاب)

احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن میں آمد اور سکول کی مسجد کا افتتاح۔ احمدیہ رقیم پریس Tema کا وزٹ اور پریس کی نئی عمارت کا افتتاح۔

گھانا سے روانگی سے قبل الوداعی تقریب میں نائب صدر مملکت، مختلف ممالک کے سفراء اور دیگر اہم شخصیات کی شمولیت اور جماعتی خدمات پر خراج تحسین۔

احمدیہ مشن نے گھانا کی ترقی میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ معاشرہ میں محبت اور رواداری قائم کرنے کے سلسلہ میں بڑا اہم اور پُر امن کردار ادا کیا ہے۔ (نائب صدر مملکت گھانا کا خطاب) تقریب میں حضور انور کا الوداعی خطاب۔

گھانا سے روانگی اور نائیجیریا میں ورود مسعود۔

جماعت ہر جگہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے تیار کھڑی ہے۔ افریقہ میں بھی یہ خدمات جاری ہیں اور دوسرے ممالک میں بھی۔ یہ خدمات مذہب و ملّت اور رنگ و نسل کی تمیز کے بغیر کی جاتی ہیں۔ (لیگوس ائیرپورٹ پر پریس کانفرنس)

احمدیہ مشن ہاؤس اجوکورو میں والہانہ استقبال۔ جماعت احمدیہ گھانا کی وزیٹر بُک میں تاثرات کا اظہار۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

19/اپریل 2008ء:

امریکہ سے آنے والے وفد کے ساتھ ملاقات

ساڑھے چھ بجے شام حضور انور ایدہ اللہ اپنے دفتر تشریف لائے اور امریکہ سے آنے والے وفد کو شرف مصافحہ بخشا۔ امریکہ سے بڑی تعداد میں ایفروامریکن احباب جلسہ سالانہ گھانا میں شامل ہوئے ہیں۔

ساڑھے سات بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ جلسہ سالانہ گھانا میں شامل ہونے والے قریباً ایک لاکھ افراد نے حضور انور کی اقتداء میں یہ نمازیں ادا کیں۔

نماز کی ادائیگی کے بعد جدائی کے ان لمحات میں ایک بار پھر یہ پروانے رات کی تاریکی میں اپنی شمع پر امڈ آئے۔ ان پروانوں کا ایک ایسا ہجوم تھا کہ درمیان میں کوئی خلا نظر نہیں آتا تھا۔ ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ یہ پروانے ایک دوسرے پر گرتے پڑتے اپنی شمع پر لپکتے تھے اور زندگی پا کر واپس لوٹتے تھے۔ ہر طرف نعرے بلند کئے جارہے تھے۔ گھانا کی سرزمین میں ایسا منظر پہلے کبھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ہوگا۔

حضور انور کی گاڑی رُک رُک کر چلتی رہی اور حضور انور اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے عشاق کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے رہے۔ یہ لمحات کتنے ہی مبارک اور کتنے ہی خوش نصیب تھے جب اپنے دل و جان سے پیارے آقا کی محبت میں سرشار لاکھوں نگاہیں حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں۔ ان چند گھڑیوں نے ان لاکھوں دیوانوں کو نئی زندگی عطا کردی۔ یہ خوشی و مسرت سے اس حال میں اپنے گھروں کو لوٹے کہ اللہ کی حمد و ثنا ان کی زبان پر جاری تھی۔ اور ان کے دل اپنے آقا کی محبت سے لبریز تھے اور ان کی آنکھوں میں جدائی کے آنسو تھے۔

حضور انور کی گاڑی آہستہ آہستہ اپنی رہائشگاہ میں داخل ہوئی۔ یہاں ڈیوٹیوں پر موجود خدام کو حضور انور نے ازراہ شفقت مصافحہ سے نوازا۔ بیرونی ممالک سے آنے والے بعض خوش قسمت احباب نے بھی مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

جب حضور انور اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچے اور ایک دفعہ پھر پیچھے مُڑ کر اپنے خدام کو دیکھا تو حضور انور

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں